صداقت نامہ

تصدیق کی جاتی ہے کہ زیرِ نظر تحقیقی مقالہ بعنوان

پاکستانی نظام تعلیم میں اسلامی اوراخلاقی تعلیم وتربیت کے فقدان اور منفی رجحان کا تحقیقاتی مطالعہ

متعلم فہد یاسر **FAHAD YASIR**

Seat No (35002) Roll no 56

نے گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیڈرل بی ایریا کراچی سے تعلیمی سال 2019 کے مطابق میری نگرانی میں اس تحقیقی مقالے کو مکمل کیا اور میں نے اس کو بغور پڑھا ہے میں وثوق سے اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ محقق نے اس تحقیقی مقالہ کو اپنی ذاتی کوششوں اور کاوشوں سے مکمل کیا ہے۔

امید ہے یہ مقالہ تعلیم کے جس پہلو کے لئے تحریر کیا گیا ہے اس زمرے میں یہ اساتذہ اور طلباء کے لئے مفید ثابت ہو گا۔

دستخط نگراں

پروفیسر علامہ منظور احمد کھوسو

RESEARCH TOPIC

پاکستانی نظام تعلیم میں اسلامی اور اخلاقی تعلیم وتربیت کے فقدان اور منفی رجحان کا تحقیقاتی مطالعہ

THE RESEARCH STUDY OF THE LACKNESS AND NEGATIVE TREND OF ISLAMIC AND ETHICAL EDUCATION IN THE EDUCATIONAL SYSTEM OF PAKISTAN

ذہنی صحت و حفظان صحت

CONTENTS

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
44	**باب نمبر:3 تحقیقی طریقہ کار**		**باب نمبر:1 تعارف**
45	تحقیقی طریقہ کار	1	اختصاریہ
46	نمونہ بندی	2	تعارف
46	آلۂ تحقیق	3	توضیحِ مسئلہ
47	معطیات کا جمع کرنا	4	جوازِ مطالعہ
48	**باب نمبر:4 تحقیقی سروے**	4	مقاصدِ مطالعہ
49	سروے کے چارٹس	5	مسئلے کی اہمیت
64	سروے کے نتائج	6	**باب نمبر:2 لٹریچر ریویو**
67	سروے کا تجزیہ	9	**حصہ الف**
69	**باب نمبر:5 تحقیقی انٹرویوز**	10	سابقہ مقالاجاتی ریویو
70	انٹرویو کا طریقہ کار	15	سابقہ آرٹیکل، رپورٹس، اخباری ریویو
71	انٹرویو کے جوابات/نتائج	30	**حصہ ب**
78	سفارشات	30	لٹریچر ریویو کا تجزیہ
80	بائیو گرافی	38	**حصہ ج**
87	سروے سوالنامہ	38	سوالنامے کی تشکیل
91	حوالہ جات	42	تحقیقی سوالنامہ

ACKNOWLEDGEMENT

میں مسمی فہد یاسر اپنی اس ادنی سے کوشش کو اپنے
والدین کی دعائیں اور اساتذہ کی تربیت کا ثمر سمجھتا ہوں
اس میں میرا کچھ کمال نہیں بلکہ یہ ان حضرات کی محنت کا
نتیجہ ہے لہذا اس کام کو میں اپنے والدین اور اساتذہ کے
نام کرتا ہوں۔

باب نمبر:1

Chapter No:1

INTRODUCTION

تعارف

ABSTRACT
اختصاریہ

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دنیاوی تعلیمی اداروں میں اسلامی تعلیم وتربیت میں کمی اور غیر اسلامی و غیر اخلاقی تعلیم تربیت کی طرف رجحان تیزی سے بڑھتا جارہاہے، جس کی وجہ سے سماجی و معاشرتی اور مذہبی و تعلیمی خرابیاں بڑھتی جارہی ہیں مثلاً تعلیم کے اصل مقاصد سے ناواقفیت، تعلیم کو صرف روزگار کا ذریعہ سمجھنا،طالب علموں کا جارحانہ رویہ، بدتمیزی، بات نہ ماننے کی ضداور دیگر اخلاقیات سے عاری سرگرمیوں میں ملوث ہونا،اس کے علاوہ غیر اسلامی اور غیر تہذیب یافتہ افعال میں دلچسپی لینا معمول بنتا جارہاہے جو نہ صرف والدین،اساتذہ اور ہمارے معاشرے کے لئے پریشانی کا باعث بنتا جارہاہے بلکہ خود طالب علموں کی سیرت و کردار بھی بے حد متاثر ہورہی ہے۔

اس اہم مسئلہ کی وجوہات کیاہیں اوران پر کس طرح قابو پایاجاسکتاہے،اس تحقیقی مطالعہ میں اسی نازک اوراہم مسئلہ کو اجاگر کیا جا رہا ہے اور اس کے حل کی جانب پیش رفت کی جائیگی۔اس تحقیق میں مختلف تعلیمی ماہرین کے تجربات،مشاہدات اور ان کے تحقیقی نتائج کو شامل کیا جائے گا ۔(DATA COLLECTION) معطیات کے حصول کے سلسلے میں مختلف تعلیمی اداروں کے اساتذہ ، سربراہان،انتظامیہ،والدین سے انٹرویو اور سوالنامے بھروائے جائیں گے۔ نمونہ بندی سہولتی اور مقصدی ہوگی۔ معطیات کو تحریری صورت میں جمع کیا جائے گا اورماہرین کے مشاہدات اور تجربات کے ذریعے اس کا تجزیہ کیاجائے گا۔

INTRODUCTION
تعارف

تعلیم کی ایک تعریف ''فرد کے کردار اور رویے میں تبدیلی پیدا ہونا ہے''اور یہی تعلیم کا بنیادی مقصد بھی ہے اس تناظر کی روشنی میں جب ہم موجودہ دور کے اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے اور فراغت حاصل کرنے والے طالب علموں کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی اخلاقی، مذہبی، معاشرتی، تہذیبی و تمدنی تربیت نہ ہونے کے برابر ہے۔

والدین، اساتذہ اور معاشرے کے دیگر معزز ترین اکابرین جن کے ادب واحترام کی وہ مثالیں جن کے مطالعے سے ہمارا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے اس اداب واحترام اور کردار کی جھلک مجموعی طور پر تھوڑی بہت تو ہمیں دینی مدارس میں نظر آتی ہے لیکن موجودہ دنیاوی علوم وفنون کے مراکز اس طرح کی مثالوں سے خالی نظر آتے ہیں، بلکہ بسا اوقات اساتذہ اور والدین دونوں اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ان کے بچے اور طالبِ علم نہ صرف یہ کہ ان کی عزت و احترام کا خیال نہیں رکھتے بلکہ انہیں بے جا تکالیف پہنچانے کا سبب بنتے ہیں۔

اس کے علاوہ دنیاوی علوم کے مراکز سے تعلیم یافتہ افراد اٹھارہ بیس سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی مکمل قرآن مجید پڑھنے اور قرآن و حدیث کے احکامات اور بنیادی شرعی مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں۔ ملکی اور عالمی سطح پر اسلام اور اسلامی تعلیمات پر جب اعتراضات اٹھائے جاتے ہیں تو ہمارا یہ پڑھا لکھا طبقہ اپنے مذہب اور مذہبی تعلیمات کا دفاع کرنے کی صلاحیتوں سے دور ہوتا ہے، بسا اوقات علم نہ ہونے کے سبب خود بھی ان اعتراضات سے متاثر ہو کر انہیں لوگوں میں شامل نظر آتا ہے، لہذا اس مسئلے پر قلم اٹھانے کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام وجوہات اور محرکات کا جائزہ لیا جائے جن کے سبب ہمارے دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبا کی اخلاقی اور اسلامی تعلیم و تربیت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔

EXPLANATION OF PROBLEM
توضیحِ مسئلہ

مسئلہ اپنے بیان ہی سے واضح ہو رہا ہے کہ ہمارے تعلیمی مراکز میں ہمارے نئی نسل کو جو اسلامی نصاب پڑھایا جارہا ہے اور انہیں جو اخلاقی تعلیم و تربیت دی جارہی ہے، بالخصوص نجی تعلیمی اداروں کی اخلاقیات اور اسلامیات سے عاری تعلیم و تربیت کی حالت دیکھ کر اچھی طرح اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے ملک کا تعلیمی نظام کس طرح تباہی و بربادی کے کنارے پہنچ رہا ہے، اس اہم مسئلہ کی وجہ سے ہمارے اکثر والدین اور اساتذہ خود بھی بہت پریشانی کے عالم میں مبتلا ہیں اور اپنے بچوں کی اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے حوالے سے فکرمند ہیں۔ اس تحقیق میں اس سنگین مسئلے کے اسباب و وجوہات اور محرکات کو جاننے کی کوشش کی جائے گی، معاشرے کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے افراد کی رائے اور تجاویز لی جائیں گی اور اس کے حل کی جانب رہنمائی حاصل کی جائے گی، یہی اس تحقیق کا اولین مقصد ہے۔

JUSTIFICATION OF STUDY
جوازِ مطالعہ

لادینیت اور لبرلزم کی طرف تیزی سے بڑھتا ہوا رجحان ہمارے تعلیمی اداروں پر بھی اپنے گہرے اثرات چھوڑ رہا ہے۔ جس کی بناپر ہمارے موجودہ اور آئندہ آنے والی نسلوں کا اسلامی، اخلاقی، تہذیبی و تمدنی اور نظریاتی مستقبل خطرے سے دوچار ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں دو قومی نظریے کو ختم کردینے کی باتیں کی جارہی ہیں دوسری طرف اسلام کو اس ملک سے عملی طور پر نکالنے کی سازشیں اپنے عروج پر ہیں۔ اخلاقیات اور روایات کا جنازہ سوئے قبرستاں رواں دواں ہے۔ والدین، اساتذہ اور معاشرے کے معزز افراد اس طرزِ عمل سے بری طرح متاثر ہو رہے ہیں اور کسی امید اور کرن کے منتظر ہیں، یہ تمام حالات اس بات کا جواز پیش کر رہے ہیں کہ اس سنگین مسئلے کی بھرپور نشاندہی کی جائے اور اس کا بہترین حل تلاش کیا جائے۔ لہذا تحقیق کا مقصد ان تمام وجوہات اور محرکات کی نشاندہی کرنا ہے جس کی وجہ سے

ہمارا اسلامی معاشرہ اس مسئلہ سے دوچار ہے اور پھر ایک مناسب اور موثر حل کی جانب رہنمائی پیش کرنا بھی اس کا مقصد ہے۔

OBJECTIVES OF STUDY

مقاصد مطالعہ

(1) تعلیم و تربیت کے مقاصد کی نشاندہی قرآن وسنت کی روشنی میں۔

(2) تعلیم و تربیت کے مقاصد کی نشاندہی آئینِ پاکستان کی روشنی میں۔

(3) اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت میں پائے جانے والے نقائص کی نشاندہی اور ان کا حل۔

(4) طالبِ علموں میں پیدا ہونے والے منفی رجحانات کی نشاندہی۔

(5) اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت میں بہتری کے لئے اقدامات۔

(6) اسلامی تعلیم اور نصاب کی جدید دنیاوی ٹیکنالوجی سے مطابقت۔

(7) اساتذہ کے لئے مثالی صفات کی نشاندہی اور ان کا فروغ۔

(8) گھر، اسکول، معاشرہ اور میڈیا کا کردار اور ذمہ داریوں کی نشاندہی۔

(9) غیر اسلامی کلچر، لڑیچر کی روک تھام اور اسلامی کلچر کے فروغ کے لئے تجاویز۔

(10) دنیاوی علوم کے ماہرین کا عالمی سطح پر اسلامی نمائندگی کی صلاحیتوں کا فروغ۔

IMPORTANCE

اہمیت

پاکستان اللہ سبحانہ وتعالی کی ایک عظیم نعمت اور عطیا ہے۔ہم نے انتھک محنت، جدوجہد، جان ومال، عزت وآبرو کی لازوال قربانیوں کے بعد اس وطن عزیز کو رمضان المبارک کی 27ویں شب یعنی شبِ قدر میں حاصل کیا۔ان لازوال قربانیوں کا مقصد بقول قائداعظم محمد علی جناح یہ ہے کہ

<u>ہم نے مطالبہ پاکستان محض زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا بلکہ حصولِ پاکستان کا مقصد ایسی تجربہ گاہ کا قیام ہے جہاں ہم اسلامی اصولوں کو آزما سکیں۔</u>

چونکہ پاکستان اور اسلام کا گہرا اور مضبوط تعلق ہے، ہم نے اس وطن کو اسلامی اصولوں، نظریات اور تعلیمات کو فروغ دینے کی خاطر حاصل کیا اور پاکستان کو عالم دنیا میں اسلام کا قلعہ سمجھا جاتا ہے، لہذا پاکستان کی عوام اور بالخصوص دنیوی علوم وفنون کے ماہرین کا اسلامی تعلیم وتربیت کا حامل ہونا بڑا ضروری ہے۔چونکہ پاکستان کے تمام شعبہ جات کی باگ ڈور انہیں علوم وفنون کے ماہرین کے ہاتھ میں ہے اور دنیا بھر میں یہی افراد پاکستان کی نمائندگی کرتے ہیں لہذا ان حضرات کا اسلامی نظریات وافکار سے ہم آہنگ ہونا بڑا ضروری ہے۔اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں میں اسلامی تعلیم وتربیت کا نصاب مضبوط ومربوط بنیادوں پر ترتیب دیا جائے اور اسے جدید دنیا کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرایا جائے۔اس کے لئے ضروری ہے کہ موجودہ نصاب کی کمزوریوں کو تلاش کیا جائے اور ایسا نصاب تیار کیا جائے جس کے ذریعے ہمارے دنیاوی تعلیمی مراکز میں پڑھنے والے طالب علم مثالی اسلامی تعلیم وتربیت کے حامل ہو جائیں۔

باب نمبر:2

Chapter No:2

LITERATURE REVIEW

- لٹریچر ریویو
- تجزیہ

مطالعہ ادب کا مطالعہ

LITERATURE REVIEW

INTRODUCTION

کہا جاتا ہے کہ دنیا میں صرف دو ممالک ایسے ہیں جو خالص مذہب کی بنیاد پر معرضِ وجود میں آئے۔ان میں سے ایک کا تعلق مذہبِ یہودیت سے ہے جسے اسرائیل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جبکہ دوسرے کا تعلق مذہبِ اسلام سے ہے جسے دنیا پاکستان کے نام سے پہچانتی ہے۔پاکستان چونکہ ایک نظریاتی ملک ہے اور اسے اسی مقصد کے لئے بنایا گیا تھا کہ اس ملک میں ہم ایسا اسلامی نظام وضع کریں گے جس کی بنیاد قرآن وسنت ہو گی اور اس نظام کے تحت ملک کے تمام شعبہ جات کو اسلامی نظریات وافکار کے پیرائے میں ترقی اور عروج دیں گے۔بقول قائدِاعظم محمد علی جناح

<u>"ہم نے پاکستان بنانے کا مطالبہ اس لئے نہیں کیا کہ ہم فقط زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کر لیں</u>

<u>بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جہاں ہم اسلامی اصولوں کو آزما سکیں"</u>

لیکن بدقسمتی سے پہلے دن سے ہی پاکستان داخلی اور خارجی سازشوں میں گھر ارہا، دنیاوی استعماری قوتوں نے اس اسلامی نظریاتی مملکت کے تمام شعبہ جات کے انتظام پر باواسطہ اور بلاواسطہ قبضہ کرنے کی بھوپور سعی کی اور آج تک یہ مداخلت اور سازشیں جاری وساری ہیں۔اس تمام تر صورتحال میں سب سے زیادہ جس شعبہ میں پاکستان کا نقصان ہوا وہ ہے "پاکستانی نظامِ تعلیم"۔چونکہ برصغیر میں انگریز 1857 کے بعد اپنا سیاسی نظام متعارف کروانا چاہتے تھے لہذا انہیں اس نظام کو چلانے کے لئے ایسے افراد کی ضرورت تھی جو دیکھنے میں ہندوستانی ہوں لیکن ان کی سوچ، اس کا نظریہ، ان کا عمل، ان کا کردار وگفتار، ان کا جسم اور روح تک خالص انگریزی رنگ مین رنگی ہوئی ہو۔اس سلسلے میں انہوں نے برصغیر میں مسلمانوں کے رائج شدہ نظام تعلیم یعنی مدارس کو مغربی تعلیمی نظام سے تبدیل کر دیا اور مختصر سے عرصے میں پورے برصغیر میں اس کا نفاذ کر دیا گیا۔اس نظام تعلیم کی بنیاد ہی لادینیت پر رکھی گئی تھی بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اس نظام تعلیم سے فراغت حاصل کرنے والے اشخاص، ملحدین اور دہریت کے مبلغین بن کر نکلتے تھے تو یہ بے جا نہ گا۔حد تو یہ تھی کہ اس صورتحال سے امان حاصل کرنے کے لئے برصغیر نیں قائم کی جانے والی پہلی اسلامی یونیورسٹی جسے علی گڑھ یونیورسٹی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، قیام کے پندرہ سال بعد مسلم ماہرینِ تعلیم نے جب اس یونیورسٹی سے

فراغت حاصل کرنے والے اسکالرز پر تحقیق کی تو اس بات کا انکشاف ہوا کہ مسلم یونیورسٹی اور انگریز حکومت کی قائم کی گئی یونیورسٹی سے فراغ ہونے والے طالبِ علموں میں کوئی فرق نہیں(1)۔اسلامی کیریکٹر، اسلامی اسپرٹ، اسلامی طرزِ عمل مفقود ہے۔ اسلامی تفکر اور اسلامی ذہنیت ناپید ہے۔ایسے طالبِ علموں کی تعداد ایک فیصد بھی نہیں جو اس یونیورسٹی سے مسلمان کی نظر اور مسلمان کا نصب العین لے کر نکلے ہوں۔افسوس کی بات یہ ہے کہ فارغ التحصیل اور زیرِ تعلیم طالبِعلموں کی ایک بڑی تعداد ایسے نوجوانوں کی پائی جاتی ہے جن کا وجود اسلامی تہذیب اور مسلمان قوم کے لئے نفع نہیں بلکہ الٹا نقصان دہ ہے۔ یہ لوگ روحِ اسلامی سے ناآشنا ہی نہیں بلکہ اس سے قطعاً منحرف ہو چکے ہیں ان میں مذہب کی طرف سے سرد مہری ہی نہیں بلکہ نفرت سی پیدا ہو گئی ہے، ان کے ذہن کا سانچا ایسا بنا دیا گیا ہے کہ تشکیک کی حد سے گزر کر انکار کے مقام پر پہنچ گئے ہیں اور ان اصولِ اولیہ کے خلاف بغاوت کر رہے ہیں جن پر اسلام کی بنیاد قائم ہے۔

اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے حوالے سے یہ تو احوال تھے برصغیر کی اس یونیورسٹی کے جو جدید علوم و فنون کے تناظر میں اسلام کی ترویج و اشاعت کی خاطر معرضِ وجود میں لائی گئی اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان تعلیمی اداروں کا کیا حال ہو گا جو خالص مغربی مقاصد، لادینیت اور کمیونزم کے تناظر میں قائم کئے گئے تھے۔اس پس منظر کے ساتھ ہی ہم اس نتیجے پر پہنچ جاتے ہیں کہ پاکستان کو وراثت میں ملنے والا تعلیمی نظام کس قسم کی بنیادوں پر استوار تھا۔مزید یہ کہ جدیدت اور مادہ پرستی کے اس دور میں جہاں غیر اسلامی تہذیبیں اور اسلام مخالف طاقتیں اسلامی عقائد و نظریات، فلسفہ و تعلیمات اور تہذیب و ثقافت کو مٹانے کے لئے چاروں اطراف سے حملہ آور ہیں جس کی وجہ سے پاکستانی نظامِ تعلیم بے حد متاثر ہو رہا ہے اور اسلامی و اخلاقی تعلیم و تربیت ناپید ہوتی جارہی ہے۔اس کے علاوہ وہ تمام داخلی عوامل جو پاکستانی نظامِ تعلیم میں اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت میں فقدان اور منفی رجحان کا باعث بن رہے ہیں ان تمام وجوہات و اسباب کی نشاندہی اور ان کے مناسب اور موثر حل کے لئے سفارشات مرتب کرنا اس تحقیق کا مقصد اور ماحاصل ہو گا۔

---

(1) تعلیمات، مولونا سید ابوالاعلی مودودی، ہمارے نظامِ تعلیم کا بنیادی نقص، صفحہ نمبر:4

اس باب کے پہلے حصے میں ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ سابقہ تحقیق کاروں کے نزدیک پاکستانی نظامِ تعلیم میں اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے حوالے سے بڑھتے ہوئے فقدان اور منفی رجحانات کی کونسی ممکنہ وجوہات ہیں جس پر انہوں کی تحقیق کی ہے۔دوسرے حصے میں ہم محققین کی جانب سے بیان کئے گئے نتائج کا تجزیہ کریں گے۔ تیسرے حصے میں ان تمام سوالات اور مفروضات کی تشکیل کی گئی ہے ہے جو اس مسئلے سے تعلق رکھتی ہیں اور اس تحقیق میں ان سوالات کو بطور (Interview Items) استعمال کیا جائے گا۔

1۔سابقہ تحقیق کاروں کے نزدیک اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت میں فقدان اور منفی رجحان کی وجوہات

2۔سابقہ تحقیقی نتائج کا تجزیہ 3۔سوالات و مفروضات

<u>PART:1</u>

1۔سابقہ محققین کے نزدیک اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت میں فقدان اور منفی رجحان کی وجوہات:

لٹریچر ریویو کے حوالے سے جب اس مسئلہ پر تحقیق کی گئی تو اس مسئلے کے حوالے سے ایک جامع اور مفصل تحقیق کا بھی فقدان نظر آیا۔ یوں تو متعدد محققین نے اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کی مختلف وجوہات کا ذکر اپنے اخباری کالم، رسائل، جرائد اور کتابوں میں کیا ہے، لیکن باقاعدہ جدید تحقیقی اصولوں کے مطابق اس مسئلہ پر سیر حاصل تحقیق ہماری انتھک تلاش کے باوجود نہ مل پائی۔ لہذا اس مسئلہ پر جتنا سابقہ کام اور تحقیق ہوئی جس سے ہم نے استفادہ کیا وہ سب اخباری کالم، رسائل، جرائد و کتب اور چند تحقیقی مقالاجات ہیں جن کا تذکرہ ذیل میں کیا جائے گا۔

Review From Research Thesis and Research Journals

سابقہ تحقیقی مقالاجات وتحقیقی جرائد سے ماخوذ لٹریچر ریویو

Abdul Qayyum, Atif Saleem, Khurram Shezad
Impact of Colonial Rule on Today's Educational System of Pakistan (2015)[2]

عبدالقیوم (2015) نے اپنی تحقیق میں پاکستان کے موجودہ تعلیمی نظام پر استعماری دور کے اثرات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے انگریزوں کے برصغیر میں اپنا نظامِ تعلیم متعارف کروانے کی وجوہات کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ اپنی تحقیق میں لکھتے ہیں:

Macaulay’s opined that the public mind of India may expand under the English system and through the English language; it may educate the people into a capacity for better government. In his minute, he immensely urged that ”We must at present do our best to form a class who may be interpreters between us and the millions whom we govern-a class of persons, Indian in blood and color, but English in tastes, in opinions, in morals and in intellects.”

انگریزیوں نے برصغیر میں اپنی تعلیمی پالیسی کن اصولوں پر مرتب کر رکھی تھی اس کا اندازہ درج ذیل عبارت سے لگایا جاسکتا ہے۔

Macaulay promoted that their education policy would enable the Emergence of a class of people in the Indian society, who would be well Versed in English language, western ideology,

(2)***Qayyum,Saleem,Shezad,International Journal of Business, Economics and Management Works: Impact of Colonial Rule on Today's Educational System of Pakistan, Kambohwell Publisher Enterprises,ISSN: 2410-3500 Vol. 2, Issue. 9, PP. 51-58, Sept. 2015***

taste and opinion. This class would serve as a medium of contact with the great mass of Indian people who were culturally different from the English. This class would also be the agents of change of the great Indian society.

محقق عبدالقیوم (2015) کی تحقیق کا تجزیہ اور ماحاصل یہ ہے:

آپ کے تجزیے کے مطابق ہم نے انگریزوں کی غلامی سے تو نجات حاصل کر لی لیکن آج بھی ہم انہیں کے تیار کردہ نوکروں کی غلامی میں ہیں۔آج کے تعلیمی نظام میں بھی وہی غلامانہ اثرات موجود ہیں جو آزادی سے قبل کے نظام میں موجود تھے۔یہی وجہ ہے کہ اتنے سال گزرنے کے باوجود ہمارا تعلیمی نظام ڈیلور کرنے کی صلاحیتوں سے عاری ہے۔

<u>Dr Azra Parveen, Dr. Khalid Rashid, Dr. Muhammad Zafar Iqbal, Sanaullah Khan</u>
<u>System and Reforms of Higher Education in Pakistan</u>
<u>(2011)</u> [3]

ڈاکٹر صاحبہ نے اپنی تحقیق میں ہائر ایجوکیشن کے حوالے سے مختلف نوعیتوں کے تعلیمی مسائل اور اصلاحات پر کام کیا اس تحقیق میں انہوں نے جو سفارشات مرتب کیں ہیں ان میں اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے عنوان سے متعلقہ سفارشات درج ذیل ہیں:

Social Problems:

- There should be moral training in higher education institutions.
- Westernization on the name of modernization should not be promoted.

---

(3) ***Parveen,Rashid,Iqbal,khan:*** ***System and Reforms of Higher Education in Pakistan: International Journal of Business and Social Science Vol. 2 No. 20; November 2011***

اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے حوالے سے ڈاکٹر صاحبہ کی جانب سے دی گئی مذکورہ بالا دونوں سفارشات نہایت اہمیت کی حامل ہیں لیکن ان دونوں اہم مسائل کی صرف نشاندہی کرنا ہی کافی نہیں بلکہ ان اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے فقدان کی ان دونوں وجوہات پر مفصل تحقیق کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ کون سے عوامل ہیں جن کے سبب یہ خرابیاں تعلیمی نظام کے ساتھ منسلک کی گئیں، ان کے ذمہ داران کا تعین کس طرح اور کس انداز میں کیا جائے اور کن اقدامات کی بدولت ان پر قابو پایا جائے، ان سوالات کے جوابات اور اس مسئلے کی جڑ تک پہنچنے اور موثر حل کے لئے اس پر تحقیق کرنے کا عزم مصمم کیا گیا۔

Iqbal Ahmad
Critical Analysis of the Problems of Education in Pakistan (2014)[4]

محقق اقبال احمد نے اپنی تحقیق (پاکستانی نظامِ تعلیم کے مسائل پر تنقیدی تبصرہ) میں نظامِ تعلیم میں پائی جانے والی مختلف اقسام کی وجوہات اور اسباب کا تذکرہ اور ان پر تبصرہ کیا ہے اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے فقدان کے حوالے سے جو وجوہات اس تحقیق میں سامنے آئیں وہ درج ذیل ہیں:

(1) Lack of uniformity

آپ کے نزدیک پہلی وجہ یکساں تعلیمی نظام کا فقدان ہے، آپ لکھتے ہیں کہ پاکستان میں مختلف اقسام کے نصاب اور نظام تعلیمی ترقی میں رکاوٹ ہیں اور نظام کی کرابی کا باعث ہیں۔ مدارسِ دینیہ اور جدید علوم کے تعلیمی اداروں سے فراغت حاصل کرنے والے افراد کے سوچنے، سمجھنے، مسائل کو حل کرنے عرض ہر طرح کے تقابل میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مزید آپ کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں

(4) ***Ahmad Iqbal: Critical Analysis of the Problems of Education in Pakistan, International Journal of Evaluation and Research in Education (IJERE),Vol.3, No.2, June 2014, pp. 79~84 ISSN: 2252-8822 _ 79,Journal homepage: http://iaesjournal.com/online/index.php/IJERE***

This system has created a huge gap among the nation and even has deeply penetrated into the cultural veins of the nation. The recent wave of terrorism and the increasing sectarian division are the logical consequences of this divided system of education. As a result of this current polarized system of education there has occurred a great social division in the society on political, social and economic grounds rather than unity among the people which is cutting knee deep the ideological and social foundation of the nation leading towards further divisions on linguistic and regional grounds which can potentially damage the social cohesion and fabric of the society۔

(2) Internal and external influences

نظامِ تعلیم کی خرابی کی دوسری اہم وجہ داخلی اور خارجی دباؤ اور مداخلت ہے۔ داخلی طور پر توطاقتور حکمران طبقے نے تعلیمی نظام کو اپنے سیاسی اور ذاتی مقاصد کے حصول کی خاطر یرغمال بنایا ہوا ہے جبکہ خارجی میدان میں جس قسم کی مداخلت کا سامنا تعلیمی نظام کو کرنا پڑ رہا ہے اس سے اسلامی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحانات میں ناقابل یقین اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور ہمارا تعلیمیِ نظام تباہی کے کنارے آپہنچا ہے۔

Education system in Pakistan is not free from external and internal influences. Externally the system has been made hostage to political interference and internally it is plagued by the bureaucratic manipulations۔

اقبال احمد (2014) نے اپنی تحقیق میں سفارشات مرتب کی ہیں جن میں ایک یہ بھی شامل ہے۔

There should be as less political interference as possible. This will allow the system to function smoothly and without any discrimination. Frequent political intervention creates gaps in the system which has led to corruption and other evils.

ماہرین کی ان تحقیقات اور سفارشات کو پڑھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحان کے حوالے سے کوئی خاطر خواہ تحقیق کام نہیں ہو پایا جو اس مسئلے کی تمام تر ممکنہ وجوہات کا احاطہ کرنے کے ساتھ ساتھ موجودہ دور کے تناظر میں اس مسئلہ کا مناسب، موثر اور دیرپا حل تلاش کرنے کی صلاحیت رکھتا۔ لہذا اس ضمن میں تفصیلی تحقیق پر مبنی مقالہ تیار کرنے کا جواز تلاش کرنے کی ضرورت نہ رہی۔

پاکستانی نظام تعلیم میں اسلامی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحان کے حوالے سے مزید معلومات اور وجوہات واسباب کی تلاش کے لئے اخباری کالمز، فورمز اور دیگر دستیاب مواد سے استفادہ کیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Review From News Papers,Articles,Reports

اخباری کالم ورپورٹس سے لیٹریچر ریویو

پاکستان کے نظامِ تعلیم میں اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت میں فقدان اور منفی رجحان کے حوالے سے جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو مختلف محققین اور لکھنے والوں نے اس مسٔلے کی مختلف وجوہات پر بحث کی ہے لیکن مجموعی طور پر اس مسئلے کی ممکنہ وجوہات اور مسئلہ کے حل سے متعلق ایک جامع اور مفصل تحقیق کی ضرورت محسوس کی گئی جس میں اس مسئلے کی ممکنہ وجوہات کی نشاندہی بھی کی جائے اور اس مسئلے کے حل کے لئے تجاویز بھی پیش کی جائیں۔ لٹریچر ریویو کے دوران ہمارے سامنے اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت میں فقدان اور منفی رجحانات کی جو وجوہات آئیں ان کا مختصر احوال درج ذیل ہے۔

1۔ برطانوی سامراجی نظام تعلیم

اکثر محققین کے نزدیک پاکستانی نظامِ تعلیم کی تمام تر خرابیوں کی بنیادی اور بالخصوص اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت میں فقدان اور منفی رجحان کی اصل وجہ پاکستان میں موجود وہ برطانوی سامراجی نظامِ تعلیم ہے جسے مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ برطانیہ ہمیں تحفے میں دے کر رخصت ہوا۔

شاہنواز فاروقی(نظامِ تعلیم کے بنیادی نقائص)2018 [(5)]

یورپی طاقتوں نے مسلم دنیا پر غلبہ پاتے ہی پہلا کام یہ کیا کہ مسلمانوں کے تعلیمی نظام کو بدل ڈالا۔ اس کی ایک صورت یہ نکالی گئی کہ مسلمانوں میں دین اور دنیا کی تفریق کا تصور پیدا ہو جائے۔ چنانچہ نو آبادیاتی دور کے آغاز کے ساتھ ہی

(5)شاہنواز فاروقی، (نظامِ تعلیم کے بنیادی نقائص)جسارت اخبار اردو فرائڈے اسپیشل Web,http://fridayspecial.com.pk/2018/03/02/239318

مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم میں کوئی ربط باقی نہ رہا۔ مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کچھ اور ہو گئی اور دنیاوی تعلیم کچھ اور۔ دینی تعلیم میں دنیا کا کوئی دخل نہ رہا، اور دنیاوی تعلیم سے دین کا تعلق ٹوٹ کر رہ گیا۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف یہ کہ دو متوازی نظام ہائے تعلیم پیدا ہو گئے بلکہ ان نظام ہائے تعلیم نے معاشرے میں دو ایسے طبقات پیدا کر دیئے جن کا تصورِ کائنات، تصورِ انسان، تصورِ دنیا اور تصورِ اقدار ایک دوسرے سے مختلف بلکہ بعض صورتوں میں باہم متصادم تھے۔ اس صورت حال کا نتیجہ یہ ہے کہ تعلیمی بندوبست کی دونوں صورتوں میں مسلمانوں کا تعلق باللہ بری طرح متاثر اور مجروح ہو کر رہ گیا۔

ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی(پاکستان کے نظامِ تعلیم میں غیر ملکی مداخلت) 2018[6]

ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی صاحب اپنی تحقیق (پاکستانی نظامِ تعلیم میں غیر ملکی مداخلت) کی ابتدائی تمہید میں اس بنیادی وجہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لارڈ کرومر کا قول نقل کرتے ہیں۔

England was prepared to grant eventual political freedom to all of her colonial possessions as soon as a generation of intellectuals and politicians, imbued through English education with the ideals of English culture, were ready to take over, but under no circumstances would the British Government tolerate for a single moment an independent Islamic state.)Lord Cromer, In Modern Egypt 1908

"انگلینڈ اس پر راضی تھا کہ جیسے ہی دانشوروں اور سیاست دانوں کی ایک ایسی نسل جس پر انگریزی تعلیم کا انگریزی تہذیب کے ساتھ رنگ چڑھا ہوا ہو، نظام سنبھالنے کے لیے تیار ہوں تو اپنی تمام نوآبادیاتی ملکیتوں کو سیاسی آزادی عطا کر دے، لیکن کسی بھی قسم کے حالات میں برطانوی حکومت ایک لمحے کے لیے بھی ایک آزاد اسلامی ریاست قبول نہیں کرے گی"۔

---

(6)ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی(پاکستان کے نظامِ تعلیم میں غیر ملکی مداخلت)
Web, https://daleel.pk/2018/03/13/77910

محمد نعمان الرب ارشد(ہمارا نظام تعلیم ۔۔اصلاح کے لئے چند تجاویز) 2018[7]

کسی ملک کے نصاب تعلیم کا تعلق اس ملک کی عوام کے نظریہ اور اس کی تہذیب و ثقافت سے ہوتا ہے دراصل پاکستان کے نصاب تعلیم کو اسلامی تہذیب و ثقافت کا آئینہ دار ہونا چاہئے تھا مگر افسوس صد افسوس کہ ایسا نہیں ہے ہمارے تعلیمی نصاب ملی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہیں۔ رائج الوقت تعلیم انگریزوں کا مرہون منت ہے فرنگیوں کو برصغیر سے رخصت ہوئے عرصہ دراز ہو گیا ہے مگر اس کی تہذیب و ثقافت اور نظام اسی طرح ہمارے اوپر مسلط ہے۔ معمولی تبدیلیوں کی بجائے انگریزوں کے ترتیب دیئے ہوئے نصاب ہائے تعلیم میں انقلابی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ ایک غیر ملکی حکمران طاقت کی تعلیمی ضروریات ایک آزاد قوم کی ضروریات سے کوئی میل نہیں رکھتیں۔ یہ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ ابھی تک دور غلامی میں بنے ہوئے نصاب ہائے تعلیم میں سوائے جزوی تبدیلیوں کے اور کچھ نہیں کیا گیا اس کا نتیجہ یہ ہے کہ سیاسی آزادی کے باوجود ذہنی غلامی کی چھاپ ہماری پوری تعلیمی زندگی پر بدستور لگی ہوئی ہے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ تعلیمی نصاب قومی امنگوں اور ملی تقاضوں کے مطابق مرتب کئے جائیں تاکہ یہ آزاد قوم کے شایان شان باشعور اور ذہنی لحاظ سے آزادی شہری پیدا کر سکیں۔

2۔۔بے مقصد نظام تعلیم

کسی بھی اہم کام کے مثبت اور مکمل نتائج اس وقت تک سامنے نہیں آتے جب تک اس کام کے صحیح مقاصد کا تعین نہیں کیا جاتا اور اس کے مطابق حکمت عملی نہیں بنالی جاتی۔ تعلیم جو کسی بھی قوم کے لئے سب سے بنیادی، اہم اور اولین ترجیح ہوتی ہے اگر تعلیم کے درست مقاصد کا انتخاب نہ کیا جائے تو ایسی تعلیم قوموں کو فائدہ پہنچانے کے بجائے ان کے لئے نقصان کا باعث بنتی ہے۔ ہمارے نظام تعلیم میں تعلیمی مقاصد کا بے مقصد ہونا جہاں اس میں بے شمار خرابیاں پیدا کر رہا ہے وہیں یہ بے مقصدیت ہمارے طالبِ علموں کی اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کی نشو نما میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ اس سلسلے میں محمد نعمان الرب ارشد صاحب کے کالم سے ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

---

(7)محمد نعمان الرب ارشد,(ہمارا نظام تعلیم۔اصلاح کے لئے چند تجاویز) ,نوائے وقت،25 جون 2018

ہمارے نظام تعلیم کی ایک اور خامی یہ ہے کہ یہ طلبہ کے ذہنوں میں تعلیمی مقاصد کا صحیح شعور پیدا نہیں کرتا ہمارے زیر تعلیم نونہالوں کی اکثریت محض اس بات کے لئے سر گرم ہے کہ وہ کسی نہ کسی طریقے سے کوئی ڈگری حاصل کرے اور پھر اس ڈگری کے بل پر ملازمت حاصل کر لے تاکہ ان کی معاشی ضروریات کی تکمیل ہو سکے یہ حقیقت اپنی جگہ بہت اہمیت کی حامل ہے کہ انسان کی معاشی

ضروریات کو بہت اہمیت حاصل ہے اور اس بات میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ اپنی علمی سندات کو روزی کمانے کا ذریعہ بنایا جائے لیکن یہ چیز بہت غلط ہے کہ طلبہ نہ تو تعلیم حاصل کرنے کا کوئی شوق رکھتے ہوں اور نہ اس کی خاطر محنت و جانفشانی اور صبر کے ساتھ جدوجہد کریں بلکہ امتحانات میں کامیاب ہونے کے لئے ناجائز حربے استعمال کرنے کی فکر میں رہیں اور ایک غلط قسم کی ذہنیت اپنے اندر پیدا کر لیں یہ ذہنیت اس بات کی عکاس ہے کہ نظام تعلیم کی خرابیاں طلبہ کو تعلیم کے صحیح شعور سے بے بہرہ رکھنے کا باعث بنی ہیں ورنہ ایک صحیح نظام تعلیم کا خاصہ یہ ہوتا ہے کہ وہ طلبہ میں علمی ذوق پیدا کرتا ہے اور انہیں تعلیم کے وسیع تر مقاصد کا شعور دلا کر ذمہ دار اور محنتی بناتا ہے۔

3۔تعلیمی اداروں میں مغربی تہذیب اور کلچر کا فروغ:

محمد نعیم(جنسی جرائم کے اسباب) 2016[8]

لٹریچر ریویو میں اسلامی تعلیم و تربیت میں فقدان اور منفی رجحانات کی ایک وجہ نظامِ تعلیم میں مغربی تہذیب اور کلچر کا بڑھتا ہوا رجحان بھی سامنے آیا۔اس حوالے سے محمد نعیم صاحب کے آرٹیکل کی ایک عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

جنسی جرائم اور معاشرے میں پھیلنے والی بے راہ روی کا ایک بڑا سبب مخلوط تعلیم بھی ہے۔جدید تعلیم کی آڑ میں پاکستانی کلچر کو مغرب زدہ کیا جا رہا ہے اور اس وقت یورپی ممالک کے بڑے بڑے ادارے اور این جی اوز پاکستان کو فروغ تعلیم کی مدد میں کروڑوں روپے دی رہی ہیں۔یہ نظام تعلیم دیگر خرابیوں کے ساتھ مغربی تہذیب کے رنگ کو بھی لا رہا ہے۔

(8)محمد نعیم،آرٹیکل،ہماری ویب ڈاٹ کام،23 ستمبر2016، موضوع(جنسی جرائم کے اسباب)

جس کی وجہ سے معاشرے میں بیگاڑ پیدا ہو رہا ہے۔ معروف برطانوی ریڈیو نے اپنی ویب سائٹ پر بچیوں کی تعلیم پر پڑنے والی منفی اثرات کو بیان کرتے ہوئے ایک سبب مخلوط نظام تعلیم کو بھی قرار دیا ہے۔ رپورٹ میں پنجاب میں سرکاری سطح پر تعلیم فراہم کرنے والے لڑکے اور لڑکیوں کے پرائمری اسکولوں کو آپس میں ضم کرنے کے باعث والدین نے بچیوں کی بڑی تعداد کو ان مخلوط تعلیمی اداروں سے نکال لیا ہے کیوں کہ پاکستان کا معاشرہ مذہبی سوچ کا حامل ہے اور مخلوط نظام کی وجہ سے پیدا ہونے والی خرابیوں کے باعث یہ نظام تعلیم پاکستانی معاشرے کو قابل قبول نہیں۔ ایسی خرابیوں کے تدارک اور ہماری نوجوان نسلوں کے تحفظ اور تربیت کے لیے ضروری ہے کہ آزادانہ ماحول میں مخلوط تعلیم کے طریقہ کار کو ختم کیا جائے، اگر اس کو ختم نہیں بھی کیا جارہا تو لڑکوں اور لڑکیوں کو اسلامی اقدار و تعلیمات سے روشناس کروایا جائے

انہیں یہ بتایا جائے کہ اسلام میں جائز و ناجائز تعلقات کی حدود و قیود کیا ہیں اور کون سے کام گناہ اور غیر شرعی کہلائیں گے۔ اگر ایسی خرابیوں کی تعلیم اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی خرابیوں کا بتایا جائے تو بہت سی برائیاں اس طرح ختم ہو سکتی ہیں۔

4۔ حکمرانوں کی دینی اور اخلاقی تعلیمات کو عام کرنے میں عدم دلچسپی:

مولانا ابو عمار زاهد الراشدی(قرآن کی تعلیم اور ریاستی نظامِ تعلیم) 2018[(9)]

مولانہ زاھد الراشدی صاحب دینی اور دیناوی تعلیم کی تقسیم پر اپنا ردِ عمل دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ برصغیر پاک و ہند میں تعلیم کی اس تقسیم کے ذمہ دار مدارس نہیں بلکہ وہ تعلیمی نظام ہے جو انگریز نے 1857 کی جنگ آزدی کے بعد یہاں نافذ کیا اور اسلامی تعلیمات کو مسلمانوں سے دور کرنے کی مذموم سازش یہاں پیدا کر گیا، آپ کہتے ہیں کہ آج کہا جاتا ہے کہ گویہ مولوی دنیاوی تعلیم کے خلاف ہیں اور اپنے نصاب میں دنیاوی مضامین لانا نہیں چاہتے جبکہ حقیقت اس کے

(9)مولانا ابو عمار زاهد الراشدی،روزنامه اوصاف اسلام آباد،2 مئی 2018،قرآن کی تعلیم اور ریاستی نظامِ تعلیم

web, http://zahidrashdi.org/taleem

برعکس ہے مدارسِ دینیہ میں تو جدید علوم پڑھائے جارہے ہیں اور دن بدن مدارس کو جدیدیت کی طرف لے جایا جارہا ہے لیکن دنیاوی تعلیمی اداروں میں اسلامی تعلیم و تربیت کے حوالے سے کوئی خاطر خواں اقدامات نہیں کئے جارہے مولانہ صاحب اپنا موقف ثابت کرنے بعد اپنے بیان میں کچھ اس طرح رقمطراز ہیں۔

”اب میں سوال کے دوسرے پہلو کی طرف آتا ہوں کہ آج اس تقسیم کو ختم کرنے میں کون رکاوٹ ہے؟ آج کی صورتحال صرف ایک حوالہ سے عرض کرنا چاہوں گا کہ دینی مدارس نے تو اپنے نصاب و نظام میں لچک پیدا کر کے مڈل اور میٹرک کو اس کا لازمی حصہ بنا لیا ہے اور دینی مدارس کے وفاقوں نے میٹرک کی تعلیم کو لازمی قرار دے دیا ہے، حتیٰ کہ بہت سے دینی مدارس اس سے آگے ایف اے، بی اے اور ایم اے کے درجوں کو بھی اپنے نظام میں ایڈجسٹ کیے ہوئے ہیں۔ مگر دوسری طرف ریاستی نظام تعلیم ابھی تک قرآن کریم ناظرہ کی تعلیم کی ذمہ داری قبول کرنے سے بھی انکاری ہے۔ ۱۹۹۲ء میں وفاقی محتسب اعلیٰ نے محکمہ تعلیم کو مڈل تک ناظرہ قرآن کریم کو لازمی کر دینے کا حکم دیا تھا جسے آج تک قبول نہیں کیا گیا۔ جبکہ ۲۰۱۲ء میں پنجاب اسمبلی نے متفقہ قرارداد کی صورت میں میٹرک تک ناظرہ اور بی اے تک ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم دینے کا فیصلہ کیا تھا جس پر عملدرآمد کی کوئی شکل ابھی تک سامنے نہیں آئی۔

5۔غیر ملکی اداروں کی فنڈنگ اور مداخلت

پاکستانی نظامِ تعلیم اور طالبِعلموں کی اخلاقی اور اسلامی تعلیم و تربیت میں بگاڑ اور خرابی کی ایک اہم اور بنیادی وجہ ”غیر ملکی اداروں کی فنڈنگ اور مداخلت“ کو بھی پایا گیا اس ضمن میں لیاقت بلوچ جماعت اسلامی کے سیکریٹری جنزل کے اخباری کالم ” پاکستان میں تعلیم کے المیے کا حل“ کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

لیاقت بلوچ(پاکستان میں تعلیم کے المیے کا حل) 2014[10]

تعلیم پر غیر سرکاری تنظیموں کی یلغار:.... تعلیم.... حکومتوں اور ان کے پالیسی سازوں کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں

(10)لیاقت بلوچ،روزنامہ پاکستان،26 جنوری 2014،پاکستان میں تعلیم کے المیے کا حل

web,(https://dailypakistan.com.pk/26-Jan-2014/73202)

رکھتی، تعلیم کو نجکاری، پرائیویٹ سیکٹر کی معاونت سے اور عملاً عالمی غیر مسلم تعلیمی سہولت کاروں کے حوالے کر کے حکومتیں اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو رہی ہیں۔ یورپی ممالک کو یہ فکر لاحق ہے کہ پاکستانی بچے تعلیم سے نہ رہ جائیں۔لاکھوں بچوں کو سکول بھجوانے کے نام پر یورپین ممالک، امریکی اداروں اور یواین او کی لاتعداد تنظیمیں،ایک طرف پاکستان میں تعلیم، نئی نسل اور نظام تعلیم پر چھاتہ بردار فورس کی طرح یلغار کئے ہوئے ہیں۔

تعلیم کی اصلاح، نصاب تعلیم کی تربیت،اساتذہ کی تربیت،نوکر شاہی، بیرون ملک دوروں، بیرون ملک اداروں کے لئے وظائف،اس بنیاد پر پاکستان کے مستقبل کو گھیرا جارہاہے اور نئی نسل کو اپنے ذہن، اپنے رویوں، اپنے ایجنڈے کے سامنے زیر کرنے کے لئے اس وقت ڈیپارٹمنٹ فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ (DFID) برطانیہ،یوایس ایڈ،یوایس فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ AUS AID.(U.S.A) آسٹریلین ایمبیسی فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ، نارویجن ایجنسی فار ڈویلپمنٹ (NORAD) ۔

یہ ادارے اساتذہ کی تربیت، نصاب تعلیم کی اصلاح کی تجاویز، کتب اور سکول بیگ کی فراہمی، سکولوں میں سہولتوں کی فراہمی، ہیڈماسٹرز کی تربیت، بیرون ملک وظائف کے لئے ان اداروں کی اپنی پسند وناپسند کی بھینٹ چڑھ چکی ہیں۔ خود اندازہ لگائیں کہ پاکستان کی نئی نسل کے لئے تعلیم کی فکر بے سبب تو نہیں سب کا ایک ہی ایجنڈا ہے کہ مذہب، دین اسلام، جہاد اور شہادت کا جذبہ رکھنے والی ملت اسلامیہ کی تسخیر عسکری میدان میں ممکن نہیں بس تعلیم، ثقافت، فکر ،انداز زندگی بدل دیا جائے۔ مغربی تعلیم کے تیزاب اور لہو ولہب کی چکاچوند کے ذریعے ملت اسلامیہ کی غیرت وحمیت کی تسخیر کرلی جائے۔ کند ذہن، کرپٹ، نااہل، احساس زیاں سے عاری حکمران تعلیم کو عملاً یہود ونصاریٰ کے حوالے کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی اپنی تحقیق (پاکستانی نظامِ تعلیم میں غیر ملکی مداخلت)[11] میں اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

امریکا سے پاکستان کے نظام تعلیم پر شائع ہونے والی دو رپورٹس

1."Teaching Intolerance in Pakistan: Religious Bias in Public Text Books"

2."Connecting the Dots: Education and Religious Discrimination in Pakistan"

کا مطالعہ اس سلسلہ میں انتہائی اہم ثابت ہو سکتا ہے۔ان دو رپورٹس میں امریکا نے پاکستان کے سرکاری اسکولوں میں پڑھائی جانے والی درسی کتب کا تفصیلی تجزیہ کیا ہے۔اس سلسلے میں پاکستان میں قائم ایک غیر سرکاری تنظیم Peace Education Foundation کی تحقیق سے استفادہ کیا گیا۔اس غیر سرکاری تنظیم کی پاکستان میں مذہبی عاملوں کی تربیت اور نصاب کی تشکیل کے حوالے سے خدمات انتہائی قابل توجہ ہیں۔ان رپورٹس کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ متحدہ امریکا کے کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی (USCIRF) کی انتہائی گہری نظر اس بات پر ہے کہ پاکستان کے تمام صوبہ جات کے تمام شہروں کے محلوں، گلیوں میں کتنے سرکاری و غیر سرکاری سکولز ہیں اور ان تعلیمی اداروں میں پڑھائے جانے والی درسی کتب کے کس صفحے اور سطر پر کیا پڑھایا جاتا ہے۔

ان رپورٹس کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ حرام رزق کی وجہ سے ہم نے بہت سے مقامات پر اپنے نصاب میں اسلامی تعلیمات، اسلامی تاریخی شخصیات اور نظریہ پاکستان سے متعلق عبارات کو تبدیل کر لیا ہے اور بعض کو تبدیل کرنے کا ان کا مطالبہ تاحال جاری ہے۔نصاب کی تیاری کے لیے جو تجاویز دی گئی ہیں ان میں ایک تجویز یہ بھی ہے:

''اسلام کا بطورواحد صحیح ایمان ہونے کو درسی کتب سے ختم کیا جانا چاہیئے''۔

ان رپورٹس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نظریہ پاکستان جیسی عظیم تعلیم کو ختم کرنے کے ساتھ پاکستان اور اسلام کے

(11)ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی(پاکستان کے نظامِ تعلیم میں غیر ملکی مداخلت)
web, https://daleel.pk/2018/03/13/77910

تعلق کو نصاب سے ختم کرنے کی بھی کوششیں جاری ہیں۔ان رپورٹس کی مختلف عبارات کو نقل کرنے کے بعد ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی تجزیہ پیش کرتے ہیں کہ ان عبارات میں واضح طور پر یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ مسلمانوں کے اذہان سے یہ نکالنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ ان کے زوال کا سبب قرآن و سنت کو ترک کرنا ہے اور اگر وہ دوبارہ عروج کی منزلیں پاسکتے ہیں تو اس کا سبب صرف اور صرف اسلام ہے۔پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے اور اسلام کے نام پر ہی قائم رہے گا۔اس راز کو دشمنان اسلام و پاکستان اچھی طرح سمجھتے ہیں،اسی لیے پاکستان کی اس روحانی اساس کو ختم کرنے اور پاکستانیوں کے قلوب واذہان سے اسے کھرچنے کی کوشش جاری ہے۔اس کے ساتھ ان طلبہ میں الحاد، کفر اور اہانت دین جیسے افکار کو عام کرنے کی بھی کوشش کی جارہی ہے، جس کی واضح مثالیں تعلیمی اداروں کے ملحد اساتذہ کا اسلام کے خلاف تحریر و تقریر کی صورت میں اپنے مسموم افکار کا اظہار ہے۔اس رپورٹ میں یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے، صدر پاکستان اور وزیر اعظم کے لیے مسلمان ہونے کی شرط کے علاوہ مسلمان ہونے کے لیے ختم نبوت پر ایمان کے لازمی قرار دیئے جانے کو بھی ختم کیا جائے۔

محمد رضوان سعید نعمانی (مقاصدِ تعلیم میں ناکامی کے اسباب) 2010[12]

اسی طرح محمد رضوان سعید نعمانی اپنے مضمون ”تعلیمی مقاصد میں ناکامی کے اسباب“ میں غیر ملکی فنڈ نگ کے ذریعے تیار کردہ نصاب کی تباہ کاریوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

”ہم نے کونیونٹ اسکولوں میں پڑھائی جانے والی مطالعہ پاکستان ،اردو اور اسلامیات کی کتب کا جائزہ لیا،اور پھر اس کا موازنہ سرکاری نصاب کے ساتھ کیا اور دو ڈھائی درجن کتب کے مطالعے کے بعد جا کر معلوم ہوا کہ دراصل غلط بیانی ، جھوٹ ،تاریخ کو مسخ کرنا،اکابرامت کی توہین، دو قومی نظریے کے خلاف سازش اور نظریہ پاکستان کی نفی تو ٹنوں کے حساب سے ان کتب میں موجود ہے۔ جن کو پڑھنے کے بعد حیرانی ہوتی ہے کہ اس طرح کی کتب آخر کیسے ہمارے

(12)محمد رضوان سعید نعمانی،صفہ اسلامک ریسرچ سینٹر،مقاصدِ تعلیم میں ناکامی کے اسباب(www.suffahpk.com)

نصاب میں شامل ہیں۔ظاہر سی بات ہے کہ اس طرح کے نصاب کے بعد نہ تو کوئی اچھا مسلمان ان تعلیمی اداروں سے برآمد ہوگا اور نہ ہی بہتر پاکستانی البتہ فیشن شوز ماڈلنگ کے لیے کھیپ در کھیپ موجود ہوگی،جو مکمل طور پر مغرب کے رنگ میں رنگی ہوگی"۔

6۔تربیت یافتہ اور باعمل اساتذہ کا فقدان

لٹریچر ریویو میں اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت میں فقدان اور منفی رجحان کی ایک اہم وجہ جو سامنے آئی وہ اسلامی اور اخلاقی حوالے سے پاکستانی اساتذہ کا غیر تربیت یافتہ اور بے عمل ہونا ہے۔بہت سادہ اور عام فہم بات ہے کہ جب استاد اپنے بچوں کو کسی اسلامی اور اخلاقی بات کا حکم دے گا یا کسی بری چیز سے منع کرے گا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرے گا تو بچہ کس طرح اس کی بات کا اثر لے گا ہو سکتا ہے وقتی طور پر بچہ استاد کے ڈر سے بات مان لے لیکن دل سے وہ اس بات کو قبول نہیں کرے گا اسی لئے کہا جاتا ہے کہ بے عمل کی بات میں اثر نہیں ہوتا اور باعمل کی بات میں تاثیر ہوتی ہے۔

محمد قطب(موجودہ نظامِ تعلیم سے اسلامی نظامِ تعلیم کی طرف)[13]

۲۷ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۷۸ء کو پنجاب یونیورسٹی،لاہور میں ایک کل پاکستان تعلیمی کانفرنس منعقد ہوئی۔کانفرنس کا مقصد "نظامِ تعلیم کی اسلامی تشکیلِ جدید" کے موضوع پر ماہرین کی آرا کی روشنی میں مستقبل کا لائحہ عمل طے کرنا تھا۔اس تقریب میں سعودی عرب سے آئے ہوئے ایک ماہر تعلیم محمد قطب نے اپنی تقریر میں اس مسئلے پر گفتگو کی۔آپ کہتے ہیں کہ اگر مسلمان دنیا میں اپنا کھویا ہوا علمی مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں باعمل اور تربیت یافتہ معلمین اور اساتذہ بنانے کی اشد ضرورت ہے۔آپ کی تقریر کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

علماء انبیائے کرام کے وارث ہوتے ہیں۔آپ حضرات بھی اُستاد ہیں چنانچہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دُنیا میں اسلام کا ماضی کی طرح بول بالا ہو،اسے اقتدار ملے اور قرونِ اُولیٰ کی تمکنت اور شان و شوکت لوٹ آئے تو آپ کا فرض ہے کہ پہلے خود

---

(13)محمد قطب،اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی،موجودہ نظامِ تعلیم سے اسلامی نظامِ تعلیم کی طرف

Web, http://irak.pk/islamic-education-system

اپنے آپ کو اسلام کا عملی نمونہ بنائیں اور پھر اُسے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ عام آدمی کے مقابلے میں اُستاد پر اس سلسلے میں کہیں زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسلام کی ترویج واشاعت اُستاد کا اوّلین فریضہ ہے۔

7۔غیر اسلامی اور مغربی طریقہ تدریس [METHODOLOGY]

محمد نعمان الرب ارشد کے نزدیک [14] پاکستانی نظامِ تعلیم میں اسلامی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحانات کی وجہ اس نظامِ تعلیم کا اسلامی تعلیمات کے زیرِ اثر نہ ہونا اور غیر اسلامی اور مغربی طریقہ تدریس بھی ہے آپ لکھتے ہیں:

پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اور یہاں اسلامی اقدار کی بنیاد پر ہی پاکیزہ اخلاق اور سیر تیں تعمیر کی جا سکتی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے ملک کے نظام تعلیم میں اسلامی اقدار پوری طرح سرایت کئے ہوئے ہوں ہمارے موجودہ نظام تعلیم میں اگرچہ اسلامیات کا مضمون نصاب میں شامل ہے لیکن پختہ سیرت و کردار کی تعمیر محض اسلامیات کو لازمی یا اختیاری مضمون کی حیثیت سے شامل نصاب کر لینے سے نہیں ہو سکتی اس مقصد کے لئے یہ ضروری ہے کہ دینی تعلیمات کی روح پورے کے پورے نظام تعلیم میں جاری وساری کر دی جائے تاکہ ہر طالبعلم خواہ وہ انجینئر نگ کی تعلیم حاصل کر رہا ہو یا ڈاکٹری کی یا عام تعلیم، اس نظام تعلیم کے زیر اثر اپنے اندر خود بخود ایک اعلیٰ کردار کی تعمیر کے لئے جذبہ محسوس کرے اور خود کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مسائل حل کرنے کے لئے تیار کرے مقام افسوس ہے کہ ہم میں ایسے لوگ موجود ہیں جو وطن عزیز کے لئے اسلامی نظام تعلیم کو غیر موزوں سمجھتے ہیں اور اس کی بجائے بعض دوسرے نظاموں کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں اور کر رہے ہیں ان کی اس غلط سوچ کا اثر سب سے پہلے نصاب تعلیم پر پڑا ہے یہی وجہ ہے کہ جب ہمارا بچہ گریجوایشن کر کے فارغ ہوتا ہے تو اسے شیکسپیئر اور دوسرے غیر مسلم مصنفوں کے بارے میں مکمل معلومات ہوتی ہیں مگر اپنے دین (دین اسلام) کے مبادیات سے بھی عاری ہوتا ہے اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو اس قوم کے افراد صرف غلام ہی بن سکیں گے۔ جرأت، صداقت، غیرت و حمیت، خود اعتمادی جیسی عظیم اور لازوال صفات اور صلاحیتیں مفقود ہو جائیں گی۔

---

(14)محمد نعمان الرب ارشد (نوائے وقت،25 جون 2018) (ہمارا نظام تعلیم ۔۔اصلاح کے لئے چند تجاویز)

محمد قطب کہتے ہیں کہ ہمارے تعلیمی اداروں میں جتنے بھی عصری علوم پڑھائے جارہے ہیں ،ان کے پڑھانے کا انداز، طریقہ کار اور بنیاد مغربی اصولوں و کلیات اور غیر اسلامی نظریات اور افکار پر ہے۔اسلامی و غیر اسلامی نظریات کے حامل اساتذہ کا اندازِ تدریس، طریقہ کار اور بنیاد کس طرح کی ہونی چاہیے اس پر مثال دیتے ہوئے آپ کہتے ہیں کہ :

میں یہاں پر دو سائنسدانوں کی مثالیں پیش کرتا ہوں، ڈارون اور مشہور ماہرِ چشم ابن الہیثم کی۔ڈارون اپنے نظریات کی بنیاد فطرت پر رکھتا ہے اور خالقِ فطرت کو بالکل فراموش کر دیتا ہے جبکہ ابن الہیثم اپنے خیالات و نظریات کی تشریح کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرتا ہے اور خالقِ اکبر کی حمد و ثنا کرتا ہے۔جاہل عالم اور مسلمان عالم کے درمیان یہی فرق ہے۔دونوں کی معلومات میں کوئی فرق نہیں۔مگر معلومات کو پیش کرنے کا اندازہ کلیۃً مختلف ہے۔علمی معلومات میں کوئی تغیر نہیں آیا کرتا،نہ ہمارے ہاں،نہ ان کے ہاں مگر موقف دونوں کا الگ الگ ہوتا ہے۔

آپ کے مطابق اس طرح کے غیر اسلامی اور تشکیک و تذبذب میں مبتلا کرنے والے ماحول میں جب طالبِ علم پروان چڑھیں گے تو ان کی مذہبی اور اخلاقی تربیت کا حال کیا ہوگا اس کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں آپ کہتے ہیں کہ

ظاہر ہے جو طالب علم سارا دن کلاس روم اور لیبارٹریوں کے اندر ""نیچر ہی خالق ہے، نیچر کے قوانین اٹل ہیں"" قسم کی باتیں سنتا رہتا ہے اور اس کے کانوں میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی صنّاعی و قوّت کی بات نہیں جاتی،اس سے یہ توقع کرنا کہ وہ اخلاق،اَقدار یا اعلیٰ اصولوں کا حامل بنے گا عبث اور فضول ہے۔

آپ مختلف عصری علوم جن میں (فزکس، کیمسٹری، میڈیکل اور انجینئرنگ،تاریخ،سوشیالوجی،اقتصادیات، نفسیات) وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب تک ان علوم و فنون کو پڑھانے والے اساتذہ مغربی اور غیر اسلامی نظریات کے حامل رہیں گے اور ان ہی کے نظریات و افکار کے مطابق پڑھایا جاتا رہے گا، ہمارے معاشرے میں اسلامی تعلیم و تربیت میں فقدان اور منفی رجحان پیدا ہوتا رہے گا،آپ کے تجزیئے کے مطابق ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تمام علوم کو اسلامی نظریات میں ڈھال کر اسلامی طریقہ تدریس کے مطابق اسلامی ماحول میں پڑھایا جائے تو اس میں خاطر خواہ بہتری پیدا ہوگی۔مزید کہتے ہیں کہ اسی طرح پاکستان میں تربیت کا مضمون اور علم بھی مغربی تصورات سے لبریز ہے

(14)محمد قطب،اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی،موجودہ نظامِ تعلیم سے اسلامی نظامِ تعلیم کی طرف)

جبکہ اسلام میں تعلیم و تربیت کا موضوع بہت وسیع ہے اور دونوں کے درمیان زمین آسمان کا فرق ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلامیات کے نصاب میں اضافہ کر دیا جائے اور پیریڈز زیادہ کر دیئے جائیں، اس کے جواب میں محمد قطب صاحب کہتے ہیں کہ جب تک عصری علوم اسی طرز و فکر کے سائے میں پڑھائے جاتے رہیں گے اس کا کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو گا وہ اپنے ملک مصر کی مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے اسکولوں میں ایک طرف اسلامیات کے مضمون میں فرعون کو ظالم و جابر، باغی اور خدائی کا دعویٰ کرنے والا پڑھایا جاتا ہے تو دوسری طرف تاریخ کے اساتذہ فرعون کو ایک عظیم انسان کے روپ میں پیش کرتے ہیں جو واقعی اتنا اعلیٰ و برتر تھا کہ خدا بننے کے قابل تھا۔آپ کی تقریر کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

اس کے لیے میں اپنے ملک مصر کی مثال پیش کروں گا۔ وہاں اسلامیات کے پیریڈ میں بچوں کو پڑھایا جاتا ہے کہ فرعون خدا کا باغی تھا، ظالم تھا۔ مگر تاریخ کا استاد اسے ایک عظیم انسان کے روپ میں پیش کرتا ہے جو واقعی اتنا اعلیٰ و برتر تھا کہ خدا بننے کے قابل تھا۔ اسی طرح ہم دینیات کی کتابوں میں پڑھتے ہیں کہ خدا خالق ہے مگر دوسرے علوم میں نیچر یا فطرت کو اس رتبے پر فائز کر دیا جاتا ہے۔ سائنسی علوم میں طبعی قوانین اور نیچر کو اٹل قرار دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ خدا بھی ان کو بدلنے پر قادر نہیں ہے اور اسی سبب سے مغربی ذہن معجزات کا انکار کرتا ہے کہ یہ امر علمِ طبیعیات کے خلاف ہے۔ نتیجہ اس صورتِ حال کا یہ ہوتا ہے کہ طالب علم کا ذہن تضاد کا شکار ہو جاتا ہے اور وہ اِدھر کا رہتا ہے نہ اُدھر کا۔

لہذا اسلامیات کے پیریئڈز بڑھانے اور اسلامی نصاب میں اضافے کے ساتھ ساتھ تمام اسباق اور علوم کو اسلامی نظریات کی روشنی میں پڑھانے سے ہی ہم اپنے بچوں کی مذہبی اور اخلاقی تربیت میں بہتری لا سکتے ہیں۔

9.جنسی تعلیم(SEXEDUCATION)

اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت میں فقدان اور منفی رجحان کا ایک بڑا سبب پاکستان کے تعلیمی اداروں میں جنسی تعلیم کا تیزی سے عام

ہونا بھی پایا گیا اس حوالے سے ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی کی تحقیق (15) کا حوالہ بڑا ضروری ہے جس میں اس مسئلہ پر سیر حاصل تحقیقی گفتگو کی گئی ہے۔ابتدائی تمہید کے بعد محقق نے پاکستان میں جنسی تعلیم کے حوالے سے کام کرنے والی مختلف غیر ملکی تنظیموں، این جی اوز مختلف پروگرامز اور پروجیکٹس کا تفصیلی جائزہ لیا ہے آخر میں پاکستانی تعلیمی اداروں کے نصاب میں پڑھائی جانے والی جنسی کتابوں کی کچھ عبارات کو نقل کیا گیا ہے اور ان کا اسلامی، تہذیبی، معاشرتی اور قانونی اعتبار سے تجزیہ کیا گیا ہے۔اس تحقیق کو پڑھنے کے بعد اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ پاکستانی بچوں کو جنسی تعلیم کے نام پر کس قدر بے ہودہ اور بد تہذیب لٹریچر پڑھایا جارہا ہے جس سے ان کی ذہنی، جسمانی، معاشرتی نشو نما بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ محقق لکھتے ہیں کہ :

اسی حوالے سے UNESCO نے UNAIDS اور وزارت قومی ورثہ یکجہتی، حکومت پاکستان کے اشتراک سے ''لڑکپن سے جوانی تک کا سفر'' کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے۔اس کتاب کے خلاف والدین کی جانب سے احتجاج بھی کیا جاچکا ہے تاہم درج بالا سطور میں مذکور معلومات کی بنیاد پر یہ جاننا ضروری ہے کہ تاحال یہ کتنے اداروں میں شامل نصاب ہے۔ ہم نے اس کتاب کا ایک نسخہ حاصل کیا۔ ذیل میں پیشگی معذرت کے ساتھ اس کتاب کے چند اقتباسات نقل کیے جارہے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ ہمارے نوجوان طلبہ وطالبات کو زندگی گزارنے کی کس نوعیت کی مہارتوں پر مبنی تعلیم دینے کے لیے غیر ملکی اور ملکی غیر سرکاری تنظیمیں کوشاں ہیں اور ہم نے بھی اس کی ترویج کو اپنی تعلیمی پالیسی کا حصہ بنالیا جو یقینی طور پر حلال و حرام کی تعلیم کے فرق کے بغیر کس قدر بڑی تباہی لا سکتا ہے اس کا اندازہ بخوبی کیا جاسکتا ہے.

---

(15)ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی2018(پاکستان کے نظامِ تعلیم میں غیر ملکی مداخلت)

لٹریچر ریو و کے پہلے حصے میں ان تمام ممکنہ وجوہات کا ذکر محققین اور ماہرین کی سابقہ تحقیقات و مشاہدات کی روشنی میں تفصیلاً کیا گیا جو اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے حوالے سے ہمارے بچوں کے لئے فقدان اور منفی رجحان کا باعث بن رہی ہیں۔

ANALYSIS ON PREVIOUS LITERATURE

PART2---حصہ

لٹریچر ریوو کے اس حصے میں مذکورہ بالا وجوہات کا تجزیہ اس انداز میں کیا جائے گا جس سے اپنی تحقیق کے لئے مفروضات اور سوالات مرتب کرنے میں مدد حاصل ہو۔

اس تحقیق میں ماہرین کی جانب سے بیان کی گئیں وجوہات درج ذیل ہیں۔

1) برطانوی سامراجی نظامِ تعلیم
2) بے مقصد نظامِ تعلیم
3) تعلیمی اداروں میں مغربی تہذیب اور کلچر کا فروغ
4) حکمرانوں کی دینی تعلیم و تربیت کو عام کرنے میں عدم دلچسپی
5) غیر ملکی اداروں کی مداخلت اور فنڈنگ
6) تربیت یافتہ اور باعمل اساتذہ کا فقدان
7) غیر اسلامی اور مغربی طریقہ تدریس (METHODOLOGY)
8) جنسی تعلیم کا فروغ

(1) برطانوی نظامِ تعلیم

کسی بھی عمارت کی پائداری اور مضبوطی اس کی بنیادوں پر منحصر ہوتی ہے، اگر عمارت کی بنیادوں ہی میں خرابی اور کمزوری پیدا کر دی جائے تو ایک ان اس عمارت نے ضرور زمین بوس ہونا ہوتا ہے یہی کام ہمارے تعلیمی نظام کے ساتھ ہوا، انگریزوں کے برصغیر آنے سے قبل یہاں ایک ہی تعلیمی نظام نافذ تھا جس کے تحت معاشرے کے تمام شعبہ جات سے متعلق تعلیم و تربیت دی جاتی تھی، عالم فاضل، ریاضی دان، کیمیا دان، سائنسدان، تاریخ دان غرض ہر شعبے کے لوگ ایک ہی تعلیمی نظام سے فارغ التحصیل ہوا کرتے تھے جس کی وجہ سے ان میں دین اور دنیا دونوں کی تعلیمات کا شعور موجود تھا۔ اس نظام کی بڑی اہمیت تھی یہ تعلیمی نظام ہر قسم کی جدیدیت کو اپنے اندر سمو لیتا تھا اور دنیا سے مقابلہ کرنے کی اس میں پوری قوت موجود تھی۔ انگریزوں نے برصغیر میں داخل ہو کر یہاں تعلیمی نظام کی جو تقسیم کی اس

نے مسلمانوں کو بحیثیت ملت اور قوم اتنا نقصان پہنچایا جس کا خمیازہ آج بھی ہماری نسلیں بھگت رہی ہیں ماہرین اور محققین کے نزدیک ہمارے تعلیمی نظام کی خرابی کی جڑ یہی تعلیمی نظام ہے جس نے دینی تعلیم اور دنیاوی تعلیم کو ایکدوسرے سے الگ کر دیا۔ گویا دینی تعلیم حاصل کرنے والوں کا دنیاوی تعلیم سے کوئی تعلق نہ رہا اور اسی طرح دنیاوی تعلیم حاصل کرنے والوں کا دینی تعلیم سے کوئی تعلق نہ بن پایا۔ دینی تعلیم تو اسی طرز پر دی جاتی رہی اور دنیوی تعلیم کو سراسر مغرب اور غیر اسلامی رنگ دے دیا گیا۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے انگریز کو یہاں سے گئے ہوئے 70 سال بیت چکے ہیں۔ ہم نے اب تک ان کے نظام سے جان کیوں نہیں چھڑائی؟ ہم نے اس وطن کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا لیکن نظام تعلیم کو مکمل اسلامی کیوں نہ بنا سکے؟ ہم نے اپنے آئین میں لکھا کہ کوئی بھی قانون خلاف، قرآن و سنت نہیں بنے گا لیکن خود قانون اور دیگر تمام شعبہ جات کی تعلیم کو ہم قرآن و سنت کے تابع کیوں نہ کر پائے؟ کیا ان تمام کوتاہیوں کی جانب ہماری توجہ نہیں گئی یا یہ سب کچھ ہم نے جان بوجھ کر یا بیرونی طاقتوں کی ایما پر کیا؟ کیا اب بھی ہم اسی طرح غیروں کے تعلیمی نظام کو باقی رکھنا چاہتے ہیں یا اس نظام کو اسلامی تعلیمی نظام بنانے کا کوئی جذبہ ہم میں موجود ہے؟

یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب ملنا ابھی باقی ہے اور اس مقالے میں کوشش کی جائے گی کہ ان سوالات کا جواب اور مسائل کے حل کی جانب سفارشات ماہرین کی آرا میں ہم تلاش کریں۔

(2) بے مقصد نظامِ تعلیم

ہمیں بچپن سے سکھایا جاتا ہے کہ

پڑھو گے لکھو گے بنو گے نواب　　　کھیلو گے کودو گے بنو گے خراب

ہمارے تعلیمی نظام میں پڑھنے والے طالبِ علموں کا تعلیمی مقصد صرف ڈاکٹر، انجینئر، مینیجر، چارٹرڈ اکاوئنٹنٹ وغیرہ بن جانا ہوتا ہے کیونکہ جتنی اچھی ڈگری ہو گی اتنی ہی اچھی ملازمت ہو گی اور اتنا ہی جناب پیسہ کمائیں گے اور سکون کی زندگی بسر کریں گے، اور بسا اوقات یہ ڈگری بغیر تعلیم حاصل کئے طاقت اور پیسے کے ذریعے بھی مل جایا کرتی ہے۔ تعلیم کے اصل مقاصد کا ملکی سطح پر تعین ہونا بڑا ضروری ہے جس کی بنیاد قرآن و سنت، سیرت طیبہ، تاریخِ اسلام اور آئینِ پاکستان ہونا چاہئے۔

اس ضمن میں چند سوالات جنم لیتے ہیں

کیا تعلیم کا مقصد اچھا مسلمان بن کر دینِ اسلام کی خدمت کرنا نہیں ہونا چاہیے ؟

کیا تعلیم کا مقصد اچھا شہری بن کر ملک و قوم کی خدمت کرنا نہیں ہونا چاہیے ؟

کیا تعلیم کا مقصد اخلاقِ حسنہ اپنا کر ایک اچھی اور مثالی زندگی گزارنا نہیں ہونا چاہیے ؟

تعلیمی نظام کی اس بے مقصدیت کو ختم کرنے میں کون رکاوٹ ہے ؟

(3)تعلیمی اداروں میں مغربی تہذیب و کلچر

محققین اور ماہرین نے مغربی تہذیب اور مغربی کلچر کا پاکستانی تعلیمی اداروں میں تیزی سے عام ہونے پر بڑی تشویش کا اظہار کیا ہے ، بہت سے والدین ایسے بھی ہیں جو اس وجہ سے اپنے بچوں کو اس طرح کے اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے نہیں دیتے ، ہم نصابی سر گرمیوں کے نام پر جو کچھ تعلیمی اداروں میں ہو رہا ہے وہ سب پر عیاں ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک خالص اسلامی ملک کے نظام تعلیم میں مغربی تہذیب اور کلچر کو اتنا فروغ کیسے مل گیا؟ کیا ارباب اختیار کو اس مسئلے کی حساسیت کا علم نہیں ؟ کیا بحثیت قوم ہم اتنے بے بس ہو گئے ہیں کہ ہم غیر اسلامی تہذیب اور کلچر کو اپنے تعلیمی نظام سے دور نہیں کر سکتے ؟

(4) حکمرانوں کی دینی تعلیم کو عام کرنے میں عدم دلچسپی:

ماہرین کے نزدیک ہمارے حکمران دینی اور اسلامی تعلیمات کا کو عام کرنے اور اس کے فروغ میں کسی قسم کی کوئی دلچسپی نہیں رکھتے جس کی وجہ سے اسلامی تعلیم و تربیت میں فقدان اور منفی رجحان پیدا ہو رہا۔ ارباب اختیار کی دلچسپی صرف زبانی و کاغذی دعوں اور وعدوں پر مبنی ہے حقیقتاً عملی میدان میں معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ قرارداد مقاصد کی رو سے آئین کے آرٹیکل[16] 2-A اور 31(1) کے مطابق اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگیاں قرآن وسنت کے مطابق گزارنے کے قابل بنانا حکومت کا اولین فرض ہوگا۔ اسی طرح 1973 کے آئینِ پاکستان کے آرٹیکل[17] a,b 31(2) کے مطابق حکومت ایسے اقدامات لے گی جن سے مسلمانوں کی انفرادی اور اجتمائی زندگی قرآن وسنت کے بنیادی نظریات کے مطابق ڈھل جائے اس کے لئے عربی زبان کی ترویج اور اسلامیات کو لازمی قرار دیا جائے گا وغیرہ۔ اس کے علاوہ تعلیمی پالیسی 2009[18] میں بھی مختلف لائحہ عمل اور منصوبہ بندی کے ذریعے اسلامیات کی ترویج واشاعت پر پالیسی بنائی گئی لیکن عملی صورتحال اس کے بالکل برخلاف نظر آرہی ہے۔

---

(16)(Article 2A: The Objectives Resolution, of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973
(17)Article 31(1): Islamic Way of Life, of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973
Article 31(2) (a) (b): Islamic Way of Life, of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973

(18)National Education Policy 2009, Ministry of Education Government of Pakistan, August 2009

تعلیمی اداروں کے اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کے نصاب میں جس قدر تیزی سے تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں وہ سب کے سامنے ہیں۔ان تبدیلیوں میں سر فہرست اسلام کے بنیادی عقائد والی عبارات مثلاً(ختم نبوت پر ایمان) کو حذف کرنا،اسلامی تاریخی شخصیات پر مبنی اسباق کو خارج کر کے اس کی جگہ متنازع افراد کے قصے شامل کرنا،اسی طرح غیر مسلموں کے عقائد و نظریات پر مشتمل اسباق کو شامل نصاب کرنا،اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کی تدریس کے لئے غیر مسلم اساتذہ کی بھرتیاں،ہم نصابی سر گرمیوں کے نام پر غیر مسلموں کے تہوار منانا،ڈانسنگ پروگرامز،کیٹ واک وغیرہ،اس کے علاوہ کئی اسکولوں اور کالجوں کی بچیوں کو حجاب اور سکارف اتارنے پر مجبور کرنا،انہیں اس وجہ سے ایڈمیشن نہ دینا،لڑکوں کے داڑھی رکھنے پر پابندی کے واقعات آئے دن رپورٹ ہوتے اور میڈیا کی زینت بنتے ہیں۔یہ وہ حقائق ہیں جن سے صرفِ نظر نہیں کیا جاسکتا اور یہ تمام اقدامات بہت سارے سوالات کو جنم دیتے ہیں۔اس تمام تر صورتحال کا اصل ذمہ دار ہمارے حکمران ہیں یا ان کو منتخب کرنے والی عوام؟ہمارے حکمرانوں کی آخر ایسی کون سے مجبوریاں ہیں جن کی وجہ سے تعلیم جیسے اہم معاملے میں اتنی بڑی خیانت کے مرتکب ہوئے؟ کیا جان بوجھ کر غیر اسلامی تعلیمات کے فروغ میں کردار ادا کرنا یا اس پر خاموش رہنا قرآن وسنت،آئینِ پاکستان،ملک و ملت اور اسلاف کے ساتھ غداری نہیں؟ان سوالات کے جوابات کو ہم ماہرین کی آرا،اور اس تحقیق کے نتائج پر چھوڑتے ہیں۔

(5)غیر ملکی اداروں کی مداخلت اور فنڈنگ

تاریخی حوالے سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریز برصغیر میں نہ صرف اپنی تہذیب،ثقافت اور سیاسی نظام کو متعارف کروانے آئے تھے بلکہ اصل فتنہ جو انہوں نے یہاں متعارف کروایا وہ ان کا نظامِ تعلیم تھا۔تقسیمِ ہند کے وقت چونکہ اس تعلیمی نظام کے ذریعے پروان چڑھنے والے مقامی افراد کی ایک بڑی فوج تیار ہو چکی تھی جو ان نظام کو جاری رکھنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی تھی لہذا انگریز اطمینان کے ساتھ یہاں سے رخصت ہوا لیکن اسلام کے نام پر بننے والے اس نظریاتی ملک کے مستقبل کے تمام تعلیمی معاملات پر نظر رکھنے کے لئے مختلف طریقہ کار اور مکمل منصوبہ سازی کے ذریعے پاکستانی نظامِ تعلیم کو اپنے کنٹرول میں رکھا گیا۔محققین اور ماہرین کی تحقیقات پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے ہمارے نظام تعلیم میں غیر ملکی مداخلت اور اثر ورسوخ کس حد تک شامل ہے۔نجی تعلیمی اداروں پر اپنی گرفت مضبوط کر لینے کے بعد

اب ان توجہ کا مرکز حکومتی تعلیمی ادارے ہیں جن میں تیزی سے بڑھتی ہوئی نصابی تبدیلیاں اس مفروضے کو درست ثابت کر رہی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آخر تعلیم کے معاملے میں غیر ملکی مداخلت کو کیوں قبول کیا جاتا ہے ؟ کیا ہم میں اتنی سکت نہیں کہ ہم اپنے ملکی ماہرین کی مدد سے اپنا تعلیمی نظام وضع کر سکیں جو ہر قسم کی مداخلت اور اثر ورسوخ سے آزاد ہو اور ہماری تہذیبی، ثقافتی قومی و مذہبی شناخت اور بنیاد کے عین مطابق ہو ؟

(6) تربیت یافتہ اور باعمل اساتذہ کا فقدان

ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں قابل محنتی اور تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی نہیں لیکن چونکہ نظامِ تعلیم دن بدن خستہ اور کمزور ہوتا جارہا ہے جبکہ دنیا ترقی کی جانب گامزن ہے ، تبدیلیوں اور انقلابات کا دور دورا ہے۔ اقوام عالم تعلیم کے میدان میں گویا آسمان کو چھونے کا خواب دیکھ رہیں ہیں۔ اس صورتحال میں ہمارے اس تعلیمی نظام میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ اس جدیدیت کا مقابلہ کر سکے۔ ہمارے تعلیمی نظام میں غیر تربیت یافتہ اور بے عمل اساتذہ کی تعداد دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ آنے والے دور میں اس کی کیا صورتحال ہوگی اس کا اندازہ موجودہ دور کے طالبِ علموں کی اخلاقی حالت دیکھ کر لگایا سکتا ہے۔ ہماری آج کی نسل اپنے اساتذہ کا کتنا اداب و احترام کرتی ہے اس بات سے ہر استاد واقف ہے۔ والدین اور معاشرے کے اکابرین کی تعظیم بھی مفقود ہو چکی، مخلوط نظامِ تعلیم ہونے کی وجہ سے معاشرتی برائیوں میں جتنا اضافہ ہو رہا ہے اور اس کے جو خطرناک نتائج سامنے آرہے ہیں وہ بھی عیاں ہیں۔ منشیات اور دیگر جرائم میں تعلیمی اداروں کے طالبِ علموں بالخصوص لڑکیوں کا بڑی تعداد میں ملوث ہونا، ہمارے تعلیمی نظام کی تباہی اور بربادی کا آئینہ دار ہے۔ لیکن کیا اسی طریقے سے یہ نظام چلتا رہے گا ؟ کیا اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے حوالے سے تعلیمی اداروں میں ایمرجنسی نافذ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ؟ کیا اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے فروغ میں والدین اور معاشرے کو پہلی صف میں آکر اپنا کردار ادا نہیں کرنا چاہیے ؟ یا بحیثیتِ قوم ہم نے اخلاقی طور پر اپنی اخلاقی پستی کو قبول کر لیا ہے ؟

(7) غیر اسلامی طریقۂ تدریس

ماہرین کے مطابق ہمارے تعلیمی اداروں میں جو جدید علوم وفنون پڑھائے جارہے ہیں ان مضامین کی تدریس کا انداز، ان کے ماخذ، اصول وکلیات اور نتائج وغیرہ یہ سب اسی طرزِ فکر، طریقہ کار اور اصول وضوابط پر مشتمل ہے جس طرح مغربی اور غیر اسلامی ممالک یا ان کے تعلیمی اداروں میں رائج ہے۔اس کا نقصان یہ ہے کہ ان اصول وضواط کو اپنانے میں ہمارے بنیادی اسلامی عقائد پر کاری ضرب پڑتی ہے اور اگر اسی ماحول اور طریقہ کار سے تدریس جاری رہی تو اس ماحول سے فارغ ہونے والے طالبِ علموں میں اسلامی عقائد و نظریات کے حوالے اسے اس قدر شکوک وشبہات پیدا ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے مذہب کو غلط اور مغربی عقائد و نظریات کو درست سمجھنے لگتا ہے جس کی وجہ سے اس کی اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت بالکل مفقود ہو جاتی ہے بلکہ اس میں غیر اسلامی اور مغربی تہذیب یافتہ شخص نظر آنے لگتا ہے ۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جدید علوم وفنون کو کس طرح ہم اسلامی عقائد و نظریات کے تابع کریں؟

(8) جنسی تعلیم کا فروغ

ڈاکٹر محمود صدیقی کی تحقیق پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستانی تعلیمی اداروں میں جنسی تعلیم کو عام کرنے کے نام پر ہمارے بچوں کو نصاب میں جو فحش لٹریچر بلا تکلف پڑھایا جارہا ہے وہ معاشرتی طور پر ہمارے بچوں کی اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کو کس حد تک متاثر کر رہا ہے۔سوچی سمجھی سازش اور مکمل منصوبہ بندی کے ذریعے پاکستانی معاشرے میں جنسی بے راہ روی کو عام کیا گیا اس سلسلے میں الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے غیر اسلامی تہذیب و تمدن کو پاکستان میں رائج کرنے کی کوشش کی گئی اور سوشل میڈیا کو آزادی دے کر اس کے ذریعے جنسی اور اخلاقی بے راہ روی کو فروغ دیا گیا۔اب اس بے راہ روی کے نقصانات سے بچنے کے لئے جنسی تعلیم کو منصوبہ بندی کی تحت تعلیمی اداروں میں رائج کیا

جا رہا ہے۔ جنسی تعلیم کے نقصانات سے متعلق ڈیلی خبریں کی یہ رپورٹ بہت اہمیت کی حامل ہے اس کے مطابق 1983 میں برطانوی اسکولوں میں جنسی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا گیا اور صرف 7 سال میں 8 لاکھ 73 ہزار نوجوان لڑکیاں ناجائز بچوں کی مائیں بنیں جن کی عمریں 11 سے 16 سال کے درمیان تھیں۔ جون 2017 میں برطانوی دار لحکومت لندن میں این جی اوز کے تھنک ٹینکس کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں ماہرین نے کہا کہ ہمیں اپنے تعلیمی نصاب پر نظرِ ثانی کرنے کی ضرورت ہے[19]۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جن اقوام میں جنسی بے راہ روی سب سے زیادہ ہے وہ ممالک اور قومیں جنسی تعلیم کا تجربہ کر کے دیکھ چکے اور اس کے نتیجے میں جنسی بے راہ روی اور اخلاقی پستی میں اضافہ ہونے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوا تو پاکستان جیسے نظریاتی اور اسلامی ملک میں کیوں اسے عام کرنے پر ہم آمادہ ہو گئے ؟ کیا ایک اسلامی نظریاتی ملک بذاتِ خود جنسی بے راہ روی کو روکنے کے لئے کوئی جامع لائحہ عمل تیار نہیں کر سکتا ؟ کیا جنسی تعلیم کے فروغ کو روکنے میں علماء، اساتذہ، والدین اور معاشرے کے مقتدر لوگوں کو اپنا کردار ادا نہیں کرنا چاہیے ؟

---

(19)web, https://dailykhabrain.com.pk/2018/01/30/94419/

حصہ3

PART (3)

ماہرین کے تجربات، تحقیقات اور مشاہدات کی روشنی میں اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت میں فقدان اور منفی رجحان کے حوالے سے ممکنہ وجوہات پر ہونے والی مذکورہ بالا گفتگو اور تجزیئے نے کچھ سوالات کو جنم دیا ہے اور انہیں سوالات اور مفروضات ہی کو ہم اپنی تحقیق میں(DATA COLLECTION)کے لئے بطورِ آلہ (Instrument),انٹرویو(ITEMS)استعمال کریں گے۔

FORMATION OF INTERVIEW QUESTIONS

سوالنامے کی تشکیل

- اس تحقیق کا تمام تر دارومدار ماہرین کے تجربات، مشاہدات اور ان کی رائے پر رہے گا اس لئے پہلی کوشش یہ ہو گی کی ان تمام ممکنہ وجوہات سے متعلق معلومات حاصل کر لی جائیں جو اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت میں فقدان اور منفی رجحان کا سبب بن سکتی ہیں، ہماری تلاش کردہ وجوہات کے علاوہ بھی اگر کچھ وجوہات ہیں تو وہ تحقیق کا حصہ بن جائیں لہذا پہلا سوال جو انٹرویو کا حصہ ہو گا وہ یہ ہے۔

سوال نمبر1: آپ کی نظر میں تعلیمی اداروں میں اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے حوالے سے فقدان اور منفی رجحان کی کیا ممکنہ وجوہات ہو سکتی ہیں؟

- تمام ماہرین کے نزدیک چونکہ فرسودہ اور قدیم برطانوی نظامِ تعلیم ہی تعلیمی نظام کی تمام خرابیوں اور کمزوریوں کی بنیاد ہے لہذا دوسرا سوال اسی برطانوی نظام تعلیم سے متعلق رکھا گیا ہے۔

سوال نمبر2: پاکستان میں ابتک فرسودہ برطانوی نظامِ تعلیم (اپنی خرابیوں، کمزوریوں کے باوجود) کیوں نافذ ہے؟

اس ضمن میں حکمرانوں کی ترجیحات اور اس نظام کے خاتمے میں رکاوٹ سے متعلق ضمنی سوالات کا ااضافہ کیا گیا ہے۔

- ہر اہم کام میں مقصد چونکہ اہم کردار ادا کرتا ہے اور تعلیمی مقاصد ہی تعلیمی نظام سے متعلقہ امور کے لئے بنیاد فراہم کرتے ہیں اور اس کی درست سمت کا تعین کرتے ہیں لہذا تیسرا سوال تعلیمی مقاصد کے حوالے رکھا گیا ہے۔

سوال نمبر3: تعلیم کو صرف اچھے روزگار کا ذریعہ سمجھنا کیا اس بات کی علامت ہے کہ ہم بامقصد نظامِ تعلیم بنانے میں ناکام ہو چکے ہیں؟

اس ضمن میں تعلیمی نظام کی بے مقصدیت کو ختم کرنے کے حوالے سے بھی سوال کا اضافہ کیا گیا ہے۔

- تاریخ شاہد ہے کہ اپنی تہذیب اور ثقافت اور اقدار و روایات کو چھوڑ کر کوئی بھی قوم تعلیمی مقاصد حاصل نہیں کر سکی لہذا چوتھا سوال اس غیر اسلامی تہذیب اور کلچر سے متعلق ہے جو ہمارے تعلیمی نظام کا **جز لاینفق** بن گیا ہے۔

سوال نمبر4: غیر اسلامی تہذیب اور کلچر کو تعلیمی نظام سے کس طرح دور کیا جا سکتا ہے؟

- ہم مسلمان ہیں ہماری اپنی پہچان ہے ہم ہر طرح کی ہدایت کے لئے قرآن و سنت سے رجوع کرتے ہیں یہی نظریہ قیامِ پاکستان کا سبب بنا۔ ان تمام حقائق کے باوجود ہم نے غیروں کی مرضی اور منشاء کے مطابق تعلیمی نصاب مرتب کیا اور ان کی ہدایات کو قبول کیا اور کرتے جا رہے ہیں تو آخر وہ کون سے عوامل ہیں جن کی وجہ سے ہم تعلیم کے ساتھ ناانصافی کرنے پر مجبور ہوئے لہذا پانچواں سوال یہ ہے

سوال نمبر5: تعلیم قوموں کے عروج و زوال میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے، لہذا ہمارے حکمرانوں کی ایسی کون سی مجبوریاں ہیں جن کی بنا پر تعلیم کے معاملات میں غیروں کی مداخلت کو قبول کیا جاتا ہے اور ان کی مرضی کا نصاب مرتب کیا جاتا ہے؟

اسی ضمن میں مزید کچھ سوالوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔

- بچوں کی تعلیم و تربیت اور سماجیانے کے عمل میں خاندان، اسکول، معاشرہ اور میڈیا کا بنیادی کردار ہوتا ہے لہذا چھٹے نمبر پر اسی ضمن میں سوالات مرتب کئے گئے ہیں۔ تعلیمی اداروں کی اسلامی اور اخلاقی پستی میں غیر تربیت یافتہ اور بے عمل اساتذہ کا بھی کردار ہے لہذا اس سوال کا آغاز غیر تربیت یافتہ اساتذہ سے کیا گیا ہے۔

سوال نمبر6:اسلامی اور اخلاقی حوالے سے تربیت یافتہ اساتذہ کے فقدان کو کس طرح دور کیا جائے؟

- ساتویں سوال میں اس خاص(Methodology),(Curriculum),(Content) پر بات کی گئی ہے جو اسلام کے بنیادی نظریات کی نفی کرتا ہے، یہ سوال کچھ اس طرح ہے

سوال نمبر7: مغربی نظریات پر مبنی مواد طریقہ تدریس اور نصاب کو اسلامی نظریات کے تابع کرنے کے سلسلے میں کیا اقدامات کئے جانے چاہییں؟

- جنسی تعلیم ہمارے تعلیمی نصاب کا حصہ بن چکی ہے اور مختلف وجوہات کو بنیاد بنا کر اس تعلیم کے ذریعے پاکستان جیسے اسلامی تہذیب و تمدن رکھنے والے ملک میں بے حیائی اور فحاشی کو عام کرنے کی سر توڑ کوشش کی جارہی لہذا اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کو براہ راست متاثر کرنے والے اس عامل سے متعلق سوال یہ ہے

سوال نمبر8: معاشرتی بے راہ روی کی روک تھام کے لئے کیا جنسی تعلیم کو عام کرنے علاوہ اور کوئی طریقہ کار نہیں اگر ہے تو وہ کیا ہونا چاہیے؟

- نویں سوال میں موجودہ اسلامیات کے نصاب کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے کیونکہ عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ دنیاوی علوم و فنون کے ماہرین اسلامیات کے مبادیات سے عاری ہوتے ہیں اور ملکی و عالمی سطح پر اسلام اور اسلامی تعلیمات پر ہونے والے اعتراضات کا دفاع کرنے کی صلاحیت سے محروم رہتے ہیں بلکہ بعض اوقات اس طرح کے لوگ اسلامی تعلیمات کے فقدان کی وجہ سے خود بھی معترض رہتے ہیں اس کے علاوہ ایک

ایسے متبادل تعلیمی نظام سے متعلق سوال کیا گیا ہے جو بیک وقت دینی اور دنیاوی علوم و فنون کی آمیزش رکھتا ہو ، جس میں تمام مغربی نظریات و کلیات کو اسلامی تعلیمات کے تابع کیا گیا ہو، ایسا نظام جو پاکستان کے مسلمانوں کا حقیقی خواب اور مقدر ہو جو تمام طبقات اور اداروں خواہ دینی ہوں یا دنیاوی سب کے لئے قابل قبول اور قابل عمل ہو، وہ یہ ہے۔

سوال نمبر9: کیا (پرائمری تا گریجویشن) کا موجودہ اسلامیات کا نصاب اتنی صلاحیت رکھتا ہے کہ پاکستانی طالبِ علم اسلامی نمائندگی اور اسلامی نظریات کے دفاع کا حق ادا کر سکیں؟

کیا قومی سطح پر ایسا نصاب مرتب کرنے کی ضرورت ہے جس میں دینی اور دنیاوی علوم و فنون یکجا ہوں اور اس "پاکستانی نظامِ تعلیم" کو اسلامی تعلیمات کی تائید حاصل ہو اور ہر طرح کہ ادارے کے لئے نافذ العمل ہو؟

- آخری سوال میں (Respondents) سے پوچھا گیا ہے کہ ان کی رائے میں اس مسئلے کے حل کے لئے مزید کیا اقدامات اور سفارشات ہیں جنہیں تحقیق کا حصہ بنایا جائے۔

سوال نمبر10: اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحان کے خاتمے کے لئے آپ مزید کیا تجاویز دیں گے؟

سوالنامہ برائے انٹرویو/RESEARCH QUESTIONNAIRE

تحقیقی موضوع

(پاکستانی نظامِ تعلیم میں اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحان کا تحقیقاتی مطالعہ)

سوال نمبر1: آپ کے خیال میں پاکستان کے نظامِ تعلیم میں اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحانات کی کون کون سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔(اہم وجوہات کے صرف نام ذکر کریں)۔

سوال نمبر2: پاکستان میں ابتک فرسودہ برطانوی نظامِ تعلیم (اپنی خرابیوں، کمزوریوں کے باوجود) کیوں نافذ ہے؟

ضمنی: کیاآپ اس بات کو درست سمجھتے ہیں کہ ہمارے حکمرانوں کی ترجیحات میں دین اور دینی تعلیم شامل نہیں؟

ضمنی: اس نظامِ تعلیم کی تبدیلی میں آخر کون سی روکاوٹیں حائل ہیں؟

سوال نمبر3: تعلیم کو صرف اچھے روزگار کا ذریعہ سمجھنا کیا اس بات کی علامت ہے کہ ہم بامقصد نظامِ تعلیم بنانے میں ناکام ہو چکے ہیں؟

ضمنی: تعلیم اور تعلیمی نظام کی اس بے مقصدیت کو کس طرح ختم کیا جا سکتا ہے؟

سوال نمبر4: غیر اسلامی تہذیب اور کلچر کو تعلیمی نظام سے کس طرح دور کیا جا سکتا ہے؟

سوال نمبر5: تعلیم قوموں کے عروج و زوال میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے، لہذا ہمارے حکمرانوں کی ایسی کون سی مجبوریاں ہیں جن کی بناپر تعلیم کے معاملات میں غیروں کی مداخلت کو قبول کیا جاتا ہے اور ان کی مرضی کا نصاب مرتب کیا جاتا ہے؟

ضمنی: کیا دانستہ طور پر غیروں کا آلہ کار بن جانا قرآن و سنت، آئینِ پاکستان، ملک و ملت اور اسلاف سے غداری کے مترادف نہیں؟

ضمنی: کیا اس طرح کے لوگ مسلمانوں کے حاکم بننے کے لائق ہی؟

ضمنی: تعلیمی نظام کو غیر ملکی مداخلت سے کس طرح محفوظ رکھا جائے؟

سوال نمبر6: اسلامی اور اخلاقی حوالے سے تربیت یافتہ اساتذہ کے فقدان کو کس طرح دور کیا جائے؟

ضمنی: والدین اور اسکول کس طرح بچوں کی اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

ضمنی: اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت میں فقدان اور منفی رجحان کے حوالے سے میڈیا کا کیا کردار ہونا چاہیے؟ اور میڈیا اس حوالے سے کس قسم کا کردار ادا کر رہا ہے؟

ضمنی: کیا مدارس، مساجد، علمائے کرام اور دیگر مذہبی عوامل کی جانب سے اس سلسلے میں تسلی بخش کردار ادا کیا جا رہا ہے؟

سوال نمبر7: مغربی نظریات پر مبنی مواد، طریقہ تدریس اور نصاب (METHODOLOGY)(CONTENT),(CURRICULUM) کو اسلامی نظریات کے تابع کرنے کے سلسلے میں کیا اقدامات کئے جانے چاہییں؟

سوال نمبر8: معاشرتی بے راہ روی کی روک تھام کے لئے کیا جنسی تعلیم کو عام کرنے علاوہ اور کوئی طریقہ کار نہیں اگر ہے تو وہ کیا ہونا چاہیے؟

سوال نمبر9: کیا (پرائمری تا گریجویشن) کا موجودہ اسلامیات کا نصاب اتنی صلاحیت رکھتا ہے کہ پاکستانی طالبِ علم اسلامی نمائندگی اور اسلامی نظریات کے دفاع کا حق ادا کر سکیں؟

ضمنی: کیا قومی سطح پر ایسا نصاب مرتب کرنے کی ضرورت ہے جس میں دینی اور دنیاوی علوم و فنون یکجا ہوں اور اس "پاکستانی نظامِ تعلیم" کو اسلامی تعلیمات کی تائید حاصل ہو اور ہر طرح کہ ادارے کے لئے نافذ العمل ہو؟

سوال نمبر10: اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحان کے خاتمے کے لئے آپ مزید کیا تجاویز دیں گے؟

باب نمبر:3

Chapter No:3

Methodology

- **تحقیقی طریقہ کار**
- **نمونہ بندی**
- **آلۂ تحقیق**
- **معطیات**

(10)METHODOLOGY

(10)تحقیقی طریقۂ کار

ہمارے تحقیقی طریقہ کار میں (Qualitative Research Method)بیانیہ یا معیاری طریقۂ تحقیق کو اپنایا گیا ہے۔ تحقیق طلب مسئلے کا تعلق چونکہ اخلاقیات ،عادات واطوار ،سماجی مسئلے سے ہے لہذااس طرح کے مسائل کی تحقیق میں Qualitative Research Methodہی کو اپنایا جاتا ہے اوراس کے ذریعے مسئلے کوانتہائی باریک بینی سے جانچ پڑتال کے عمل سے گزارا جاتا ہے، مسئلے کی تمام تر وجوہات کو جاننے کی کوشش کی جاتی ہے اور پھر اس مسئلے کو حل کرنے کے تمام ممکنہ ذرائع تک پہنچا جاتا ہے۔

Qualitative Research is the approach usually associated with the social constructive paradigm which emphasizes the socially constructed nature of reality. It is about recording, analyzing and attempting to uncover the deeper meaning and significance of human behavior and experiences, including contradictory beliefs, behaviors and emotions. Researchers are interested in gaining a rich and complex understanding of peoples experience and not in obtaining information which can be generalized to other larger groups[20].

(20)Unique Notes-Educational Research pg-27

(11)SAMPLING
(11)نمونہ بندی

اس تحقیق کی نمونہ بندی **سہولتی** اور **مقصدی** ہو گی کیونکہ وقت اور وسائل کی کمی کے باعث کراچی کے اکثر دینی و دنیاوی مراکز کو بطور نمونہ بنانا ناممکن ہو گا لہذا کراچی یونیورسٹی اور چند بڑے بڑے دینی و دنیاوی مراکز کے اساتذہ اور منتظمین اور والدین کو نمونہ بنایا گیا ہے۔

(12)TOOL OF RESEARCH
(12)آلہ تحقیق

ڈیٹا کو جمع کرنے کے لئے سوالنامہ، انٹرویو اور سروے کو بطور آلہ استعمال کیا جائے گا۔

QUESTIONNAIRE:-

Wikipedia briefly defines Questionnaire as:

"A Questionnaire is a research instrument consisting of a series of questions and other prompts for the purpose of gathering information from respondents. Although they are often designed of the responses, this is not always the case.

SURVEY:-

Survey are usually used to find the fact by collecting data directly from population or sample. It is the most commonly used descriptive method in educational researches[21]*.*

IN-DEPTHINTERVIEW:-

Interview can be defined as a qualitative research technique which involves " conducting intensive individual interviews with a small number of respondents to explore their perspectives on a particular idea, program or situation[22]*."*

(21)(22)(Unique Notes-Educational Research pg80،50)

(13)COLLECTION OF DATA
(13)معطیات کا جمع کرنا

معطیات کو الفاظ اور تحریر کی صورت میں جمع کیا جائے گا اور اس کی وضاحت کی جائے گی۔ چونکہ اس طریقۂ تحقیق میں نمبروں اور شماریات کی حاجت نہیں ہوتی لہذا نہ تو شماریات میں معطیات کو جمع کیا جاتا ہے اور نہ ہی شماریات میں ان کا تجزیہ کیا جاتا ہے، اس کی تمام تر وضاحت اور تجزیہ الفاظ اور بیانئیے پر مشتمل ہوتا ہے جو ماہرین کے تجربات اور آرا پر مبنی ہوتا ہے۔

The approach to data collection and analysis is methodical but allows for greater flexibility in qualitative research. Data is Collected in Textual form on the basis of observation and interaction with the participants e.g. through participant observation, in-depth interviews and focus groups. It is not converted into numerical form and is not statistically analyzed[(23)].

***(23)(** *Unique Notes-Educational Research pg-27-28)*

باب نمبر:4
Chapter No:4

- سروے کے چارٹس
- سروے کے نتائج
- سروے کا تجزیہ

سوال نمبر1: اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحانات کی کون کون سی وجوہات ہوسکتی ہیں۔(نشاندہی کریں)

جواب دہندگان کی شرح	جوابات
50	(1) فرسودہ برطانوی نظام تعلیم
80	(2) نااہل حکمران
50	(3) غیر ملکی این جی او
80	(4) غیر تربیب یافتہ اساتذہ
80	(5) والدین کی عدم توجہی
80	(6) الیکٹرانک میڈیا
1	(7) مذہبی عوامل
50	(8) غیر اسلامی نصاب

جواب دہندگان کی شرح	جوابات
50	1
80	2
50	3
80	4
80	5
80	6
1	7
50	8

جوابات کی چارٹ کے ذریعے وضاحت

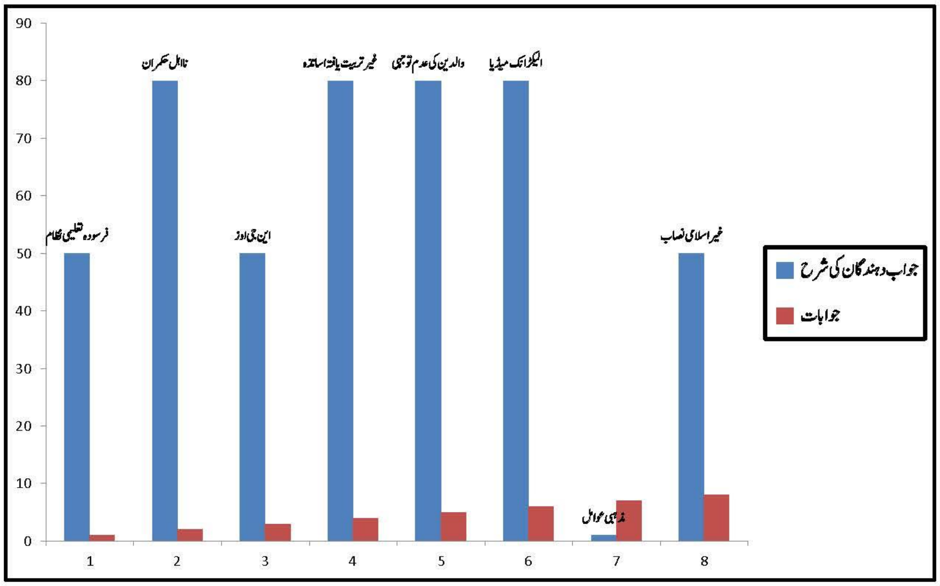

سوال نمبر2: کیاآپ اس بات کودرست سمجھتے ہیں کہ ہمارے حکمرانوں کی ترجیحات میں دینی تعلیم کافروغ شامل نہیں۔

جواب دہندگان کی شرح	جوابات
95	(1) ہاں
5	(2) نہیں
0	(3) معلوم نہیں
0	(4) کوئی رائے نہیں

جواب دہندگان کی شرح	جوابات
95	1
5	2
0	3
0	4

جوابات کی چارٹ کے ذریعے وضاحت

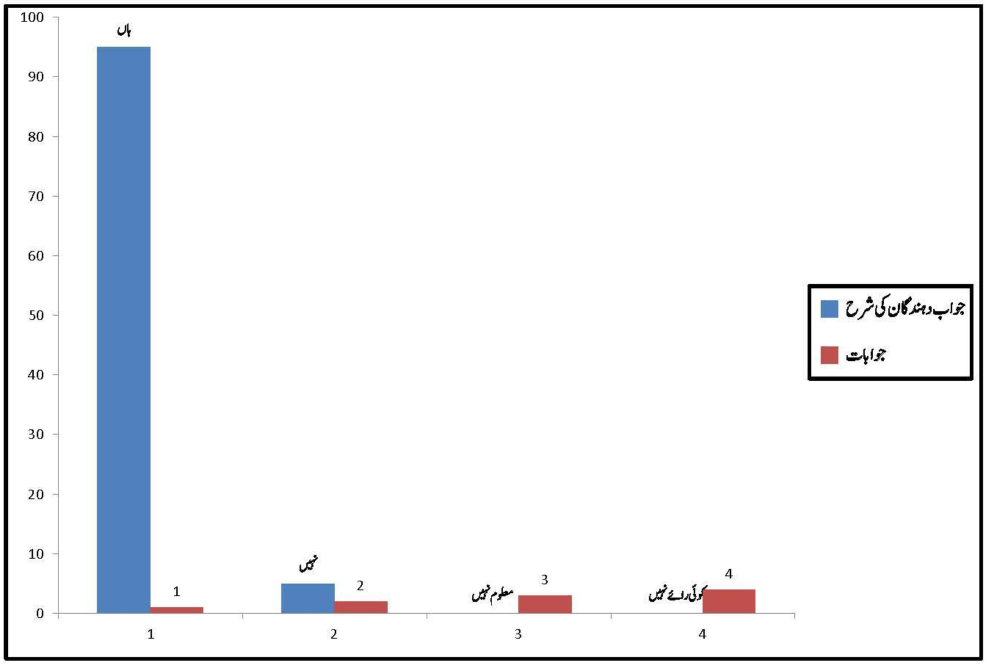

سوال نمبر3: آپ اس بات سے کتنا اتفاق/اختلاف کرتے ہیں کہ پاکستان میں اچھی تعلیم کو صرف اچھے روزگار کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

جواب دہندگان کی شرح	جوابات
0	(1) تھوڑا متفق
95	(2) بالکل متفق
0	(3) کوئی رائے نہیں
5	(4) متفق نہیں
0	(5) ہر گز متفق نہیں

جواب دہندگان کی شرح	جوابات
0	1
95	2
0	3
5	4
0	5

جوابات کی چارٹ کے ذریعے وضاحت

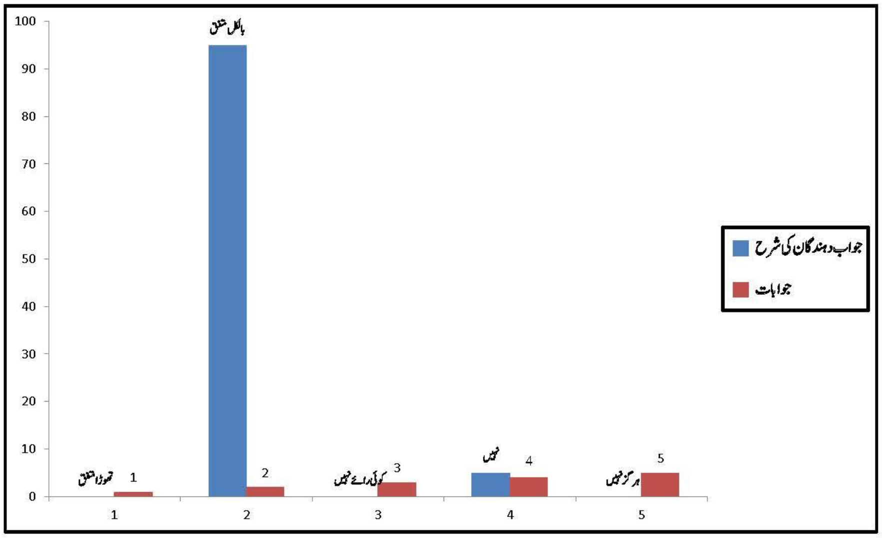

سوال نمبر4: غیر اسلامی تہذیب اور کلچر پاکستانی نظام تعلیم کو کس حد تک متاثر کر رہا ہے؟

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
(1) تھوڑا بہت	0
(2) بہت زیادہ	100
(3) بالکل نہیں	0
(4) کوئی رائے نہیں	0

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
1	0
2	100
3	0
4	0

جوابات کی چارٹ کے ذریعے وضاحت

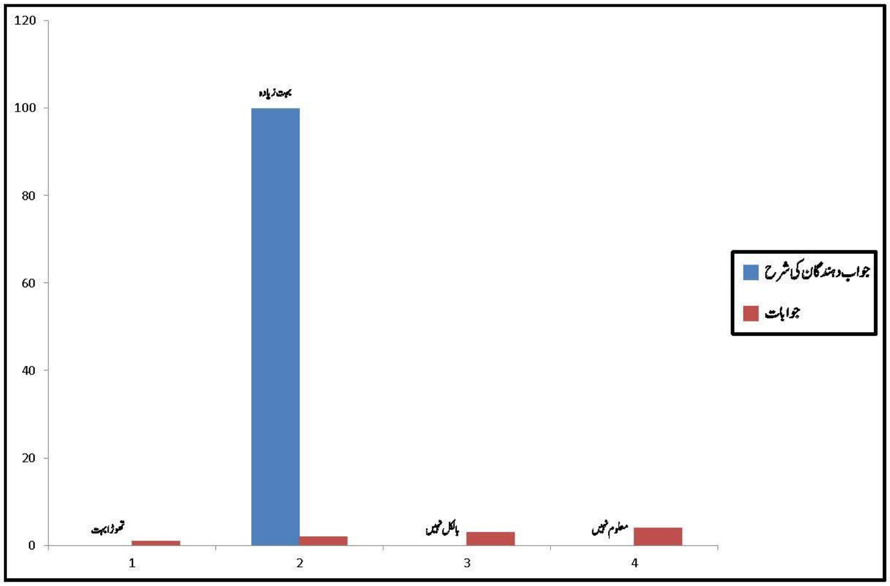

سوال نمبر5: غیر ملکی اور غیر اسلامی نصاب ہمارے تعلیمی نظام کو کس حد تک نقصان پہنچا رہا ہے؟

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
(1) تھوڑا بہت	0
(2) بہت زیادہ	98
(3) بالکل نہیں	2
(4) کوئی رائے نہیں	0

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
1	0
2	98
3	2
4	0

جوابات کی چارٹ کے ذریعے وضاحت

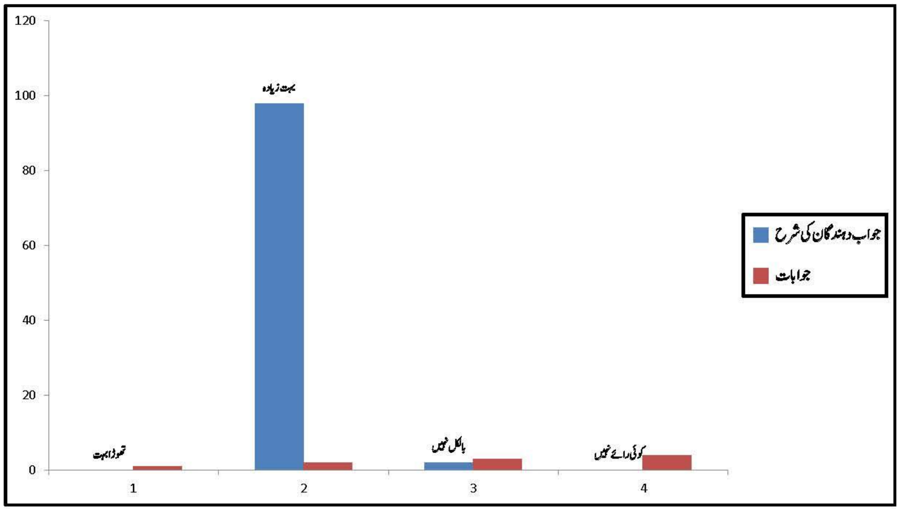

سوال نمبر6: اسلامی تعلیم وتربیت کے فقدان اور منفی رجحان کے حوالے سے والدین، اسکول اور معاشرہ میں سے کون زیادہ ذمہ دار ہے۔

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
(1) والدین	0
(2) اسکول	10
(3)معاشرہ	0
(4)اسکول اور معاشرہ	20
(5)تینوں	70
(6)معلوم نہیں	0

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
1	0
2	10
3	0
4	20
5	70
6	0

جوابات کی چارٹ کے ذریعے وضاحت

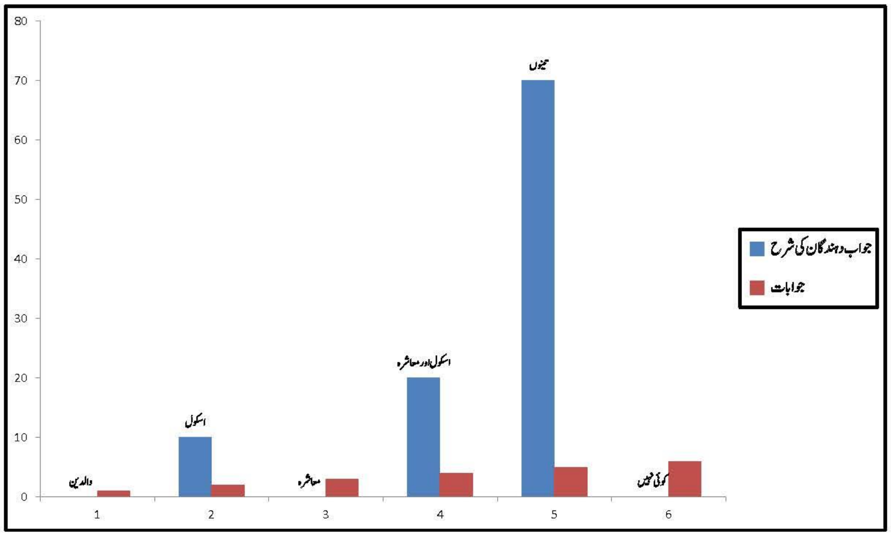

سوال نمبر7: بچوں کی اصلاح، تعلیم اور تربیت کے حوالے سے اسکول اور کالج کے اسلامیات کے نصاب سے آپ کس حد تک مطمئن ہیں؟

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
1	40
2	0
3	60
4	0
5	0

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
(1) تھوڑا مطمئن	40
(2) زیادہ مطمئن	0
(3) مطمئن نہیں	60
(4) ہرگز نہیں	0
(5) معلوم نہیں	0

جوابات کی چارٹ کے ذریعے وضاحت

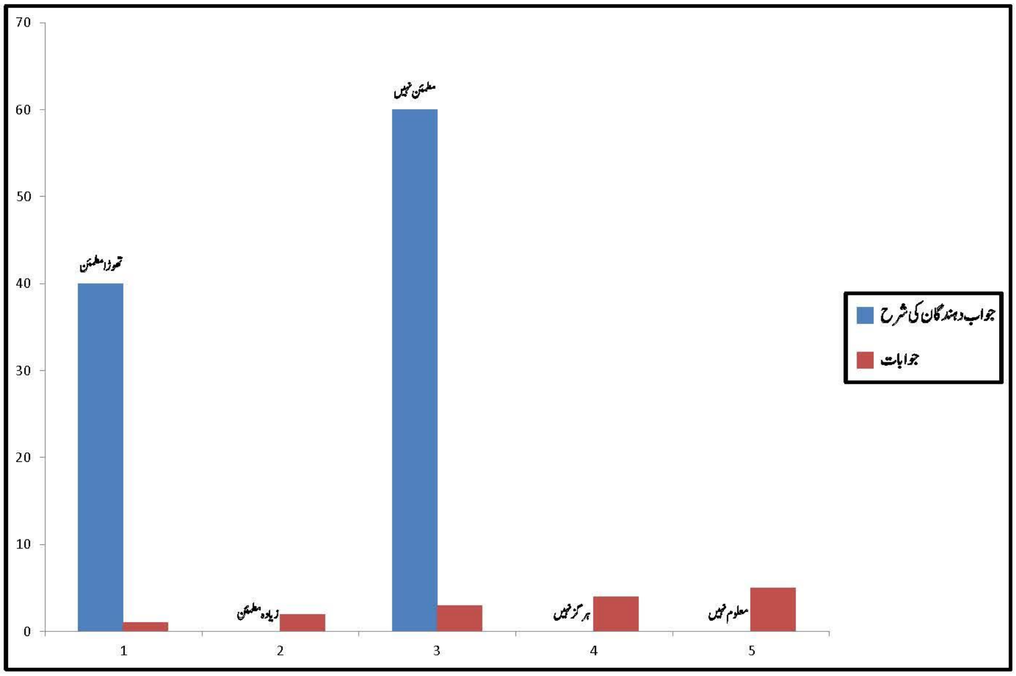

سوال نمبر 8: تعلیمی نظام کی بہتری میں کون کون سے عوامل رکاوٹ ہیں؟

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
(1) معاشرہ	0
(2) سیاسی نظام	20
(3) نااہل حکمران	80
(4) غیر ملکی فنڈنگ	0
(5) کوئی نہیں	0

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
1	0
2	20
3	80
4	0
5	0

جوابات کی چارٹ کے ذریعے وضاحت

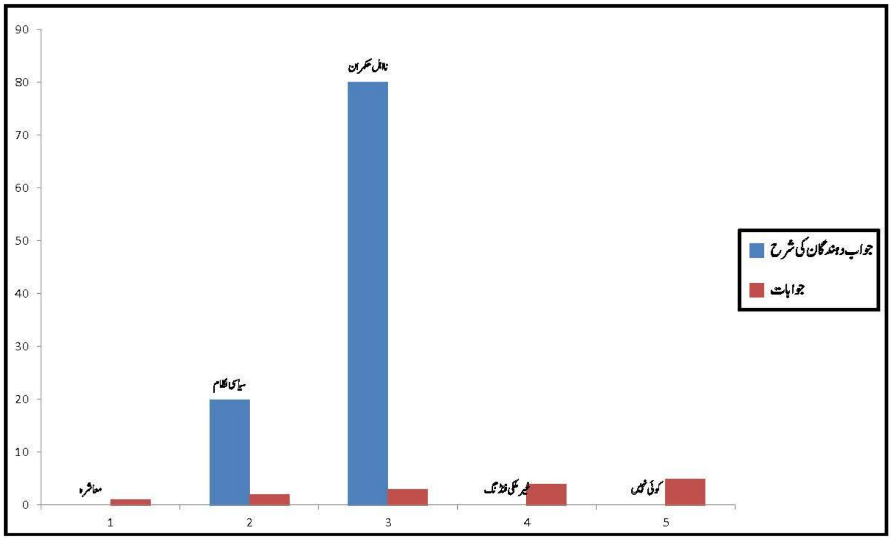

سوال نمبر9: کیا پاکستان کے تعلیمی نظام میں غیر ملکی اور این جی اوز کی مداخلت ہونی چاہیے؟

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
(1) ہونی چاہیے	1
(2) نہیں ہونی چاہیے	98
(3) مکمل پابندی ہونی چاہیے	1
(4)معلوم نہیں	0

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
1	1
2	98
3	1
4	0

جوابات کی چارٹ کے ذریعے وضاحت

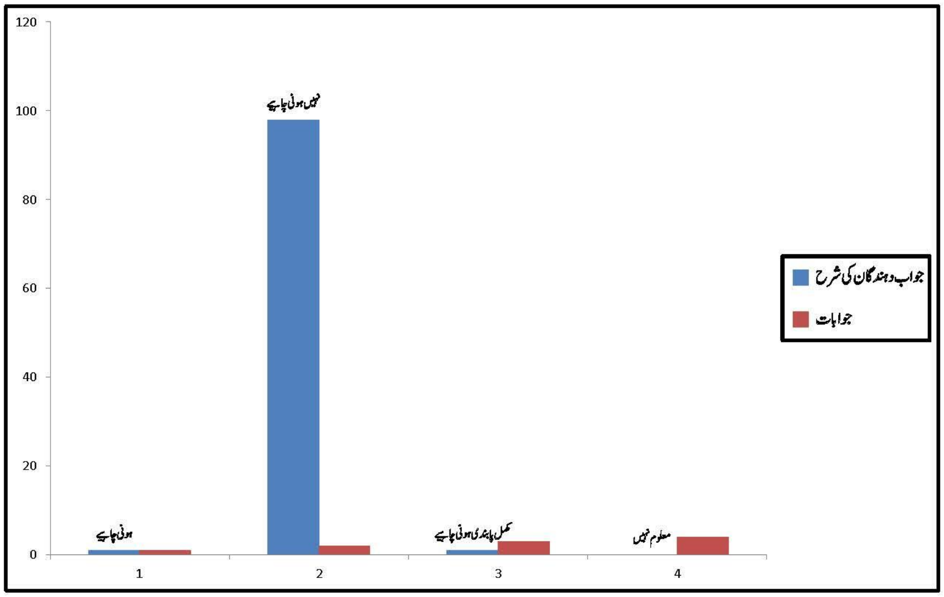

سوال نمبر10: اسلامی تعلیم وتربیت کے حوالے سے اساتذہ کے کردار سے کس حد تک مطمئن ہیں؟

جواب دہندگان کی شرح	جوابات
70	(1) تھوڑا مطمئن
1	(2)زیادہ مطمئن
30	(3)غیر مطمئن
0	(4) ہرگز نہیں
0	(5) کوئی رائے نہیں

جواب دہندگان کی شرح	جوابات
70	1
1	2
30	3
0	4
0	5

جوابات کی چارٹ کے ذریعے وضاحت

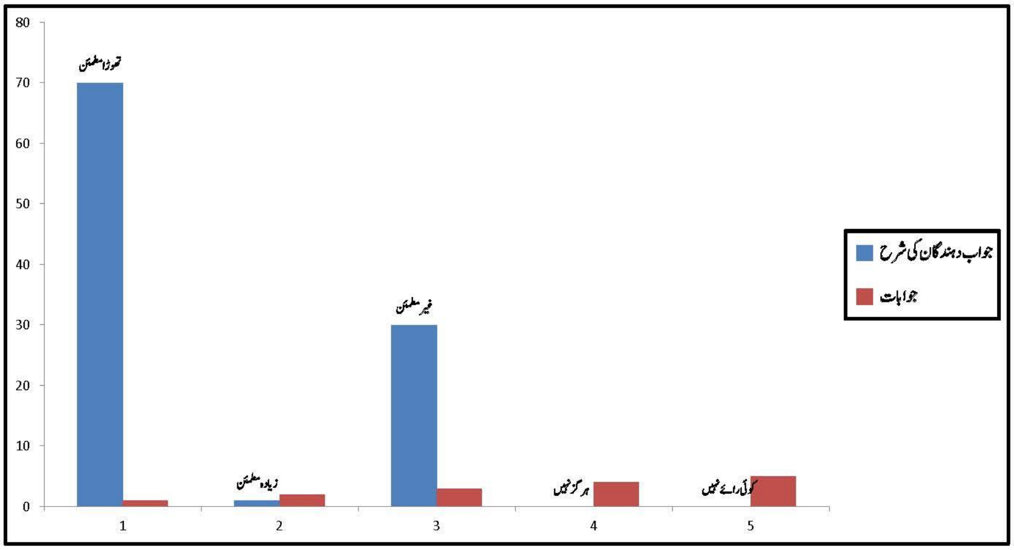

سوال نمبر 11: اسلامی تعلیم وتربیت کی بہتری کے لئے کیا ایک مضبوط اور موثر اسلامی نصاب مرتب کرنے کی ضرورت ہے؟

جواب دہندگان کی شرح	جوابات
100	(1) بالکل ہے
0	(2) نہیں
0	(3) کوئی رائے نہیں

جواب دہندگان کی شرح	جوابات
100	1
0	2
0	3

جوابات کی چارٹ کے ذریعے وضاحت

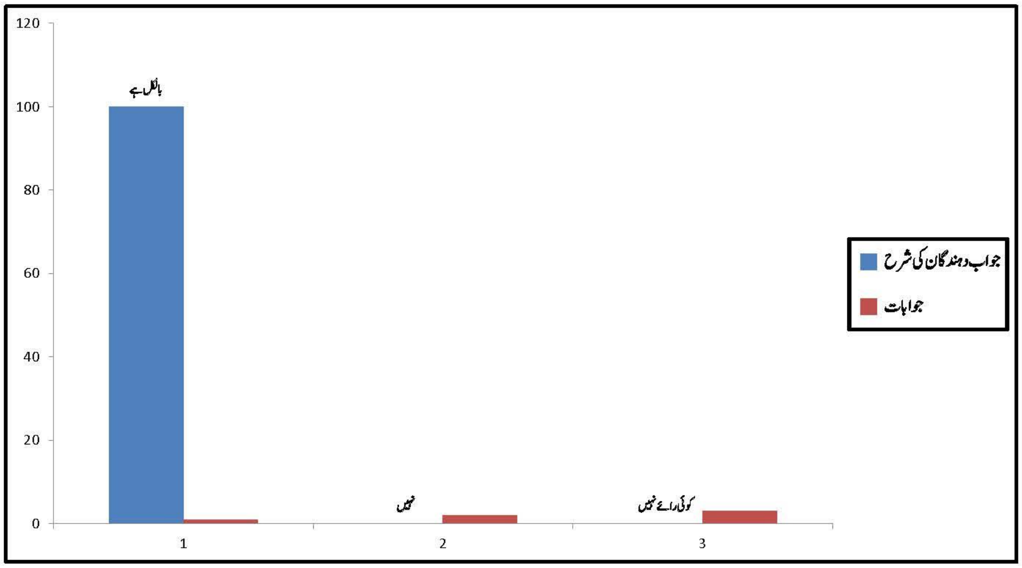

سوال نمبر12:اس مسئلے کے حل کے لئے (حکومت،تعلیمی ادارے،اساتذہ،والدین،معاشرہ)سب کو اپنا کردار ادا کرنا کتنا ضروری ہے؟

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
(1) تھوڑا بہت	0
(2) بہت زیادہ	100
(3) بالکل نہیں	0
(4) کوئی رائے نہیں	0

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
1	0
2	100
3	0
4	0

جوابات کی چارٹ کے ذریعے وضاحت

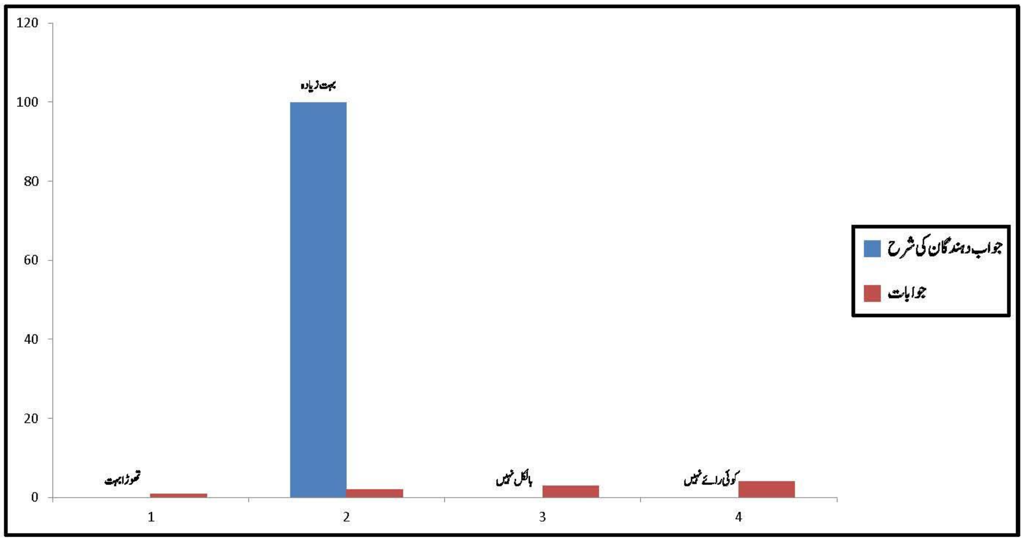

سوال نمبر14: کن کن چیزوں کو تعلیمی نظام میں ضرور شامل ہونا چاہیے؟

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
(1) غیر ملکی فنڈنگ	0
(2) معیاری اخلاقی نصاب	80
(3) جنسی تعلیم	0
(4) تربیب یافتہ اساتذہ	80
(5) اسلامی کلچر کا فروغ	80
(6) یکساں تعلیمی مواقع	80
(7) اسلامی اقدار	80
(8) ٹیکنالوجی	80
(9) تاریخی رول ماڈلز	80
(10) نااہل حکمران	0

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
1	0
2	80
3	0
4	80
5	80
6	80
7	80
8	80
9	80
10	0

جوابات کی چارٹ کے ذریعے وضاحت

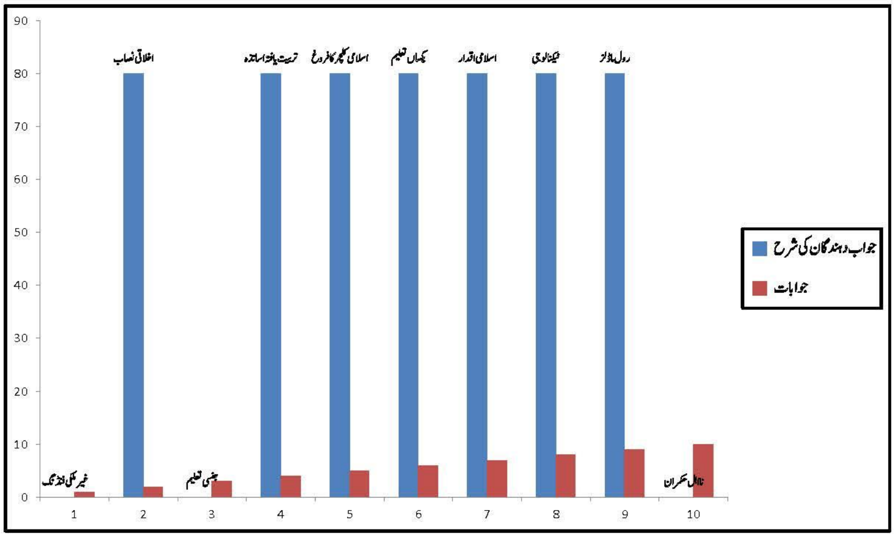

سوال نمبر15: تعلیمی اداروں کی بنیاد اسلامی اور اخلاقی نصاب پر مبنی ہونی چاہیے یا غیر اسلامی نصاب اور غیر ملکی کلچر پر؟

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
(1)اسلامی واخلاقی	100
(2)غیر اسلامی وغیر ملکی کلچر	0
(3) معلوم نہیں	0

جوابات	جواب دہندگان کی شرح
1	100
2	0
3	0

جوابات کی چارٹ کے ذریعے وضاحت

FINDINGS FROM SURVEY

سروے کے نتائج

سروے کے مطابق تحقیقی مسئلے کی بنیادی وجوہات

اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحان کے حوالے سے اس تحقیقی سروے کا مقصد یہ ہے کہ اساتذہ اور والدین کی جانب سے ایک معقول رائے اور نمائندگی حاصل کرلی جائے کہ ان کی نظر میں اس مسئلے کی اہم وجوہات کیا ہو سکتی ہیں اور ان کا مناسب حل کیا ہو سکتا ہے۔ سروے کے ذریعے اس موضوع سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی اور مختلف سوالات کے جوابات کے ذریعے سے تعلیم سے وابستہ افراد کی ایک غیر جانبدارانہ رائے حاصل ہوئی جس کی تفصیل یہ ہے۔

- سروے سے حاصل شدہ نتائج کے مطابق اسلامی تعلیم و تربیت میں پائے جانے والے فقدان اور منفی رجحانات کی اہم وجوہات میں سب سے پہلی اور بنیادی وجہ ذہنی غلامی ہے جسے انگریز وراثت میں پاکستانی حکمران طبقے میں منتقل کر کے گئے۔ انگریز برصغیر میں ایک خاص مقصد کے تحت آئے تھے اور وہ مقصد یہ تھا کہ جس طرح پوری دنیا میں انہوں نے اپنا سیاسی نظام متعارف کروایا ہے اسی طرح برصغیر میں بھی اسلامی نظام حکومت کا خاتمہ کر کہ یہاں بھی مغربی طرز حکومت کو رائج کیا جائے، اس نظام کے تحت حکمران مقامی افراد ہی ہوں لیکن ملک اور عوام پر مکمل کنٹرول ہمارا ہی رہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے سب سے پہلے اپنا نظامِ تعلیم متعارف کروایا جو انہی کے مفادات کو فروغ دیتا تھا اور جس نظام نے مسلمانوں میں مذہبی اور دنیاوی علوم کی حدود متعین کر کے ان میں تفریق پیدا کر دی۔ اور اس طرح دو مختلف اور متضاد نظامِ تعلیم معرض وجود میں آگئے۔ یہ تعلیمی نظام پاکستان کو وراثت میں ملا اور مغربی ذہنیت رکھنے والے ہمارے حکمرانوں نے بھی اسی کو فروغ دیا اور اسے ایک اسلامی نظریاتی و اخلاقی نظامِ تعلیم بنانے میں آج تک ناکام رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم

اور ہماری نسلیں اسی نظامِ تعلیم کی تباہ کاریوں کا شکار ہیں اور مستقبل میں مزید کیا کیا آفات کا سامنا پاکستانی قوم کو کرنا پڑے گا اس کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

- اسلامی واخلاقی تعلیم وتربیت کے فقدان اور منفی رجحان کے حوالے سے سروے میں جن وجوہات کی نشاندہی ہوئی ان میں ملکی وغیر ملکی این جی اوز اور اداروں کا کردار بھی سامنے آیا۔ یہ نام نہاد این جی اوز مختلف قسم کے طریقہ کار اپنا کر پاکستانی نظامِ تعلیم پر اپنا منفی اثر ورسوخ بڑھا رہی ہیں۔ اب تک ان کا جو کردار سامنے آیا ہے وہ قابل مذمت ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں تعلیمی نصاب سے اسلام کے بنیادی اصولوں کا خاتمہ، اسلامی تعلیمات کو نصاب سے نکالا جانا، اسی طرح وہ رول ماڈلز کہ جو مسلمانوں کی زندگی میں مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں ان کا اخراج کر کے متنازعے افراد کی سیرت اور شخصیت نصاب کا حصہ بنادی گئی ہے۔ علاوہ ازیں نظریہ پاکستان کو بھی نصاب سے مٹانے کی بھرپور مہم جاری ہے، ایسے اساتذہ تیار کئے جارہے ہیں جو نظریہ پاکستان کی اہمیت کو طالبِ علموں کے دلوں سے ختم کرنے کا مشن رکھتے ہیں، ایسے نصاب اور کتابیں تیار کی جارہی اور پڑھائی جارہی ہیں جن میں کشمیر کو باقاعدہ ہندوستان کا حصہ دکھایا جاتا ہے، اسلامی تہذیب و ثقافت کے بجائے غیر اسلامی تہذیب و ثقافت اور مذہبی رسومات کو فروغ دیا جارہا ہے، ایسی نصابی و ہم نصابی سرگرمیاں منظرِ عام پر آرہی ہیں جن کو مہذب افراد دیکھنے سننے کی طاقت نہیں رکھتے۔
- سروے میں اسلامی اور اخلاقی تعلیم وتربیت کے فقدان اور منفی رجحان کی ایک اہم وجہ جنسی تعلیم کا فروغ بھی سامنے آیا۔ موجودہ دور میں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بے راہ روی اور جنسی استحصال سے بچاؤ کا نعرہ لگا کر پاکستانی تعلیمی نصاب میں جنسی تعلیم کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ لیکن جب اس جنسی نصاب کے مواد کا جائزہ لیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ اس حوالے سے مدون کیا گیا نصاب اس قدر خطرناک ہے جس کا اندازہ لگانا بہت مشکل امر ہے۔ سوشل اور الیکٹرانک میڈیا کے نتائج شاید اتنے خطرناک نہ ہوں گے جتنا اس کے نتائج

سامنے آئیں گے۔ مواد اس قدر بے حیائی پر مشتمل ہے کہ ماں باپ اپنے بچوں کے سامنے ساری زندگی ایسی کتابیں کھولنے کی جرأت نہ کریں۔

- سروے میں ایک وجہ یہ بھی سامنے آئی کہ ہمارے تعلیمی اداروں میں پڑھانے والے اساتذہ خود بھی اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے حوالے سے کمزور ہیں۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ اساتذہ بھی اسی تعلیمی نظام سے پڑھ کر آرہے ہیں جس کے نقائص پر گفتگو کی جا رہی ہے لہذا ان سے بچوں کی اچھی اسلامی تعلیم و تربیت کی توقع رکھنا فالوقت مشکل امر ہے۔
- والدین اور معاشرے کے حوالے سے بھی سروے میں عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔ بچے کی غیر رسمی اور اولین تعلیم و تربیت کی ذمہ داری والدین ہی پر ہوتی ہے، لیکن افراتفری اور مصروفیت کے اس دور میں والدین اب اپنے بچوں کی اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کرنے میں ناکام ہوتے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے بیرونی عوامل بچوں کی اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت میں مزید کمزوری پیدا کرنے کا سبب بن جاتے ہیں۔ اسی طرح معاشرہ بھی افراد کی معاشرتی تربیت میں اہم کردار ادا کرتا ہے لیکن آج کے اس ترقی یافتہ سائنسی دور نے افراد کو معاشرے سے بالکل لاتعلق کر دیا ہے، پہلے کی طرح اب افراد کے درمیان میل جول، سماجی رابطے، محافل وغیرہ کا انعقاد بہت کم ہو گیا ہے جس کی وجہ سے معاشرے کی عزیز قدریں اور روایات نئی نسل تک نہیں پہنچ پا رہی اور تربیت میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔

سروے کا تجزیہ

تحقیقی مسئلے کے لئے حل کے اقدامات

(1)نظام تعلیم کو موثر بنانا

سروے کے مطابق اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کی فقدان اور منفی رجحانات کو دور کرنے کے لئے سب سے پہلے نظامِ تعلیم کو موثر بنانے کی ضرورت ہے،اس سلسلے میں سب سے پہلے نظام تعلیم کی بنیاد اسلامی اور اخلاقی اصولوں پر وضع کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ قومی اور علاقائی سطح پر تعلیم کے مقاصد کو دوبارہ سے مرتب کریں اور ان میں بچوں کی اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کو پاکستانی نظامِ تعلیم کا بنیادی مقصد قرار دیا جائے۔ تعلیم اور نظامِ تعلیم کو جب تک بامقصد نہیں بنایا جائے گا اور اسلامی واخلاقی تربیت کو اس کی بنیاد نہیں بنایا جائے تب تک اس نظام کے تحت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی معیاری اور اچھی اسلامی و اخلاقی تربیت کی خواہش محض ایک خام خیال ثابت ہوتا رہے گا۔

(2)جدید نظام تعلیم

تعلیمی نظام کی فرسودگی کو ختم کرنے کی ضرورت ہے اور ایک ایسے نظام تعلیم کی تشکیل کی ضرورت ہے جس میں جدید دنیا سے مطابقت کی تمام تر خصوصیات موجود ہوں۔ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کو ممکن بنایا جائے جس سے ہمارے طالب علم اور اساتذہ ٹیکنالوجی سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔ جدید ترقی یافتہ اسلامی ممالک مثلاً ملائشیاء، ترکی وغیرہ کے نظامِ تعلیم سے استفادہ کیا جائے اور اسلامی واخلاقی تعلیم و تربیت،اسلامی روایات و اقدار کو جدید انداز میں نظامِ تعلیم کا حصہ بنایا جائے۔

(3)یکساں اور متوازن تعلیمی نصاب

پاکستانی تعلیمی نظام میں دینی نصاب اور دنیاوی نصاب کی تفریق کو ختم ہونا چاہیے۔ اور ایک ایسے نصاب کی تدوین کی ضرورت ہے جس میں دینی و دنیاوی علوم و فنون کی یکسانیت اور توازن پایا جائے۔ ہمارے بچے اس نصاب کو پڑھنے کے بعد صرف دینی علوم کے ماہر یا صرف دنیاوی فنون کے فاضل نہ بنیں بلکہ ایسے افراد تیار

کئے جائیں جو دین اور دنیا دونوں میں یکساں، متوازن اور مہارت رکھتے ہوں۔ایسا نصاب جو بیک وقت ٹیکنالوجی کے ذریعے ملکی ترقی کا بھی ضامن ہو اور اخلاقی و نظریاتی ترقی اور حفاظت میں بھی موثر کردار ادا کرے۔

(4) اسلامی تہذیب اور اسلامی فلسفہ پر مبنی تعلیم

تحقیق سروے میں یہ بات سامنے آئی کہ تعلیمی نظام کو غیر اسلامی کلچر و تہذیب ہمارے بچوں کے اسلامی نظریات و اعتقادات کی خرابی اور کمزوری کا باعث بن رہی ہے،مزید برآں کہ ملکی و غیر ملکی این جی اوز اور اداروں کی مداخلت بھی اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے فقدان کو ختم کرنے اور اس مسئلے پر قابو پانے کے لئے ہمیں اپنی تعلیم اور تعلیمی نظام میں اسلامی فلسفہ حیات کو بنیاد بنانا ہوگا،اسلامی تہذیب اور روایت کو تعلیم کی جڑوں تک پہنچانا ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ تعلیم کو ہر قسم کے اثر ورسوخ اور مداخلت سے آزاد کرانا ہوگا۔

(5) اسلامی اور تاریخی رول ماڈلز

کوئی بھی قوم اس وقت تک ترقی کی راہ پر گامزن رہتی ہے جب تک وہ اپنے اسلاف کے طور طریقے،عادات و اطوار، رہن سہن،ہمت و اولوالعزمی،مقاصد و ترجیحات کو سامنے رکھ کر اپنا نصب العین بناتی ہے۔لہذا پاکستانی قوم میں اگر اسلاف کی جھلک پیدا کرنی ہے تو پھر ہمیں اپنے نصاب میں اسلامی اور تاریخی رول ماڈلز کو شامل کرنا پڑے گا،موجودہ دور میں غیروں کے اشاروں پر نصاب سے تاریخی رول ماڈلز کو نکالنے سے مزید ذلت و رسوائی ہمارا مقدر بنے گی۔ بقول اقبال

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی

باب نمبر:5
Chapter No:5

- انٹرویو کا طریقہ کار
- انٹرویو کے جوابات
- سفارشات

انٹرویو کا طریقۂ کار

پیش نظر تحقیقی موضوع پاکستانی نظامِ تعلیم میں اسلامی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحان کا تحقیقاتی مطالعہ کے سلسلے میں **INTERVIEW** کو بطور اہم تحقیقی آلہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔انٹرویو کے لئے پانچ تعلیمی شخصیات کا انتخاب کیا گیا جو شہر کراچی کے معروف تعلیمی اداروں وغیرہ سے وابستہ ہیں جن کی تفصیلات اس مقالے میں جمع کردی گئی ہیں۔اس سلسلے میں ان حضرات سے مناسب وقت لے کر پہلے سے تیار شدہ سوالات کے مطابق ان کا انٹرویو کیا گیا۔ بعض انٹرویوز کی موبائیل کیمرا کے ذریعے ریکارڈنگ کی گئی،آواز کی ریکارڈنگ کے لئے مائکروفون کا استعمال کیا گیا اور ویڈیو ریکارنگ کے لئے ٹراپوڈ کا انتخاب کیا گیا۔ بعض انٹرویوز کے لئے آڈیو ریکارڈنگ کا اہتمام کیا گیا ۔تمام ہی رسپانڈنٹس کو آزادانہ اظہارِ خیال کا موقع دیا گیا تاکہ ایک عادلانہ اور منصفانہ تحقیق کی جانب بڑھا جائے۔

انٹرویو کے نتیجے میں جو مواد ہمیں حاصل ہوا ہے اس کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

انٹرویو کے نتائج

FINDINGS FROM INTERVIEW

سوال نمبر1:آپ کے خیال میں پاکستان کے نظامِ تعلیم میں اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحانات کی کون کون سی وجوہات ہوسکتی ہیں۔(اہم وجوہات کے صرف نام ذکر کریں)۔

- فرسودہ تعلیمی نظام
- فرسودہ سیاست
- کرپشن
- غیر ملکی مداخلت
- جنسی تعلیم
- میڈیا کے منفی اثرات
- والدین کی عدم توجہی
- تربیت یافتہ اساتذہ کا فقدان

سوال نمبر2: پاکستان میں ابتک فرسودہ برطانوی نظامِ تعلیم (اپنی خرابیوں،کمزوریوں کے باوجود) کیوں نافذ ہے؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

ناقص پالیسیاں،ذہنی غلامی،نااہلیت اور تبدیلی کی قابلیت نہ ہونا اس کی اہم وجوہات ہو سکتی ہیں۔ترقی یافتہ ممالک میں ان کا اپنا تعلیمی نظام موجود ہے جو ان کے فلسفہ حیات، تہذیب و تمدن اور معاشری اقدار کا آئینہ دار ہے۔اگر ہم بھی ان ممالک کی صف میں آنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی اپنا نصاب ترتیب دینا ہوگا۔

ضمنی: کیا آپ اس بات کو درست سمجھتے ہیں کہ ہمارے حکمرانوں کی ترجیحات میں دین اور دینی تعلیم شامل نہیں؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

تمام جواب دہندگان نے اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ ہمارے حکمرانوں کی ترجیحات میں دین اور دینی تعلیمات شامل نہیں ہیں۔

ضمنی:اس نظامِ تعلیم کی تبدیلی میں آخر کون سی روکاوٹیں حائل ہیں؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

حکمرانوں کی نااہلیت، مغربی آقاؤں سے وفاداری، ناقص تعلیمی پالیسیاں اور عدم توجہی۔

سوال نمبر3: تعلیم کو صرف اچھے روزگار کا ذریعہ سمجھنا کیا اس بات کی علامت ہے کہ ہم بامقصد نظامِ تعلیم بنانے میں ناکام ہو چکے ہیں؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

روزگار تعلیم حاصل کرنے کے مقاصد کے کل کا ایک جز تو ہو سکتا ہے لیکن تعلیم کا اصل مقصد روزگار کا حصول نہیں ہے۔لیکن اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اب تعلیم کے حصول کا اولیم مقصد صرف اور صرف اچھے روزگار کا حصول ہی رہ گیا ہ جو واقعتاً اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ہم ایک بامقصد نظامِ تعلیم بنانے میں ناکام ہو چکے ہیں۔

ضمنی: تعلیم اور تعلیمی نظام کی اس بے مقصدیت کو کس طرح ختم کیا جاسکتا ہے؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

تعلیمی مقاصد کا از سر نو جائزہ لینے کی ضرورت ہے، قرآن و سنت اور بانیانِ پاکستان کے مزاج کے مطابق جدید دنیا کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تعلیم کے مقاصد ترتیب دیئے جائیں،اور پوری قوم کو ان مقاصد سے آگاہ کیا جائے اور مقاصد کے حصول پر خاص توجہ دی جائے۔

سوال نمبر4: غیر اسلامی تہذیب اور کلچر کو تعلیمی نظام سے کس طرح دور کیا جاسکتا ہے؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

اسلامی تہذیب اور اسلامی کلچر کو تعلیمی اداروں میں زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کی ضرورت ہے، غیر تہذیب یافتہ اور غیر اسلامی سوچ، نظریات اور سرگرمیوں پر پابندی ہونی چاہیے، علاوہ ازیں میڈیا اور سوشل میڈیا کو کنٹرول کیا جائے ،آئینِ پاکستان کی رو سے اسلامی تعلیمات کو فروغ دینا اور اس کے لئے سازگار ماحول بنانا حکومتِ پاکستان کی ذمہ داری ہے۔

سوال نمبر5: تعلیم قوموں کے عروج وزوال میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے، لہذا ہمارے حکمرانوں کی ایسی کون سی مجبوریاں ہیں جن کی بنا پر تعلیم کے معاملات میں غیروں کی مداخلت کو قبول کیا جاتا ہے اور ان کی مرضی کا نصاب مرتب کیا جاتا ہے؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

دنیا کی سیاست کا وطیرہ یہی رہا ہے کہ طاقتور ممالک کمزور ممالک پر اپنا اثر ورسوخ کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے داخلی و خارجی معاملات میں مداخلت بھی آج کی طرزِ سیاست کا ایک انداز ہے۔اسی طرح بیرونی دنیا کو خوش رکھنا بھی ہمارے سیاست دانوں کی سیاسی زندگی کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ہمارے پیشِ نظر دنیاوی مفادات ہوتے ہیں جس پر ہم اپنے قومی، مذہبی اور اخلاقی مفادات کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ ہم تعلیم جیسے اہم معاملے پر غیروں کی مداخلت کو بھی قبول کر لیتے ہیں اور ان کی مرضی کا نصاب بھی نافذ کر دیتے ہیں۔

ضمنی: کیا دانستہ طور پر غیروں کا آلہ کار بن جانا قرآن و سنت، آئینِ پاکستان، ملک و ملت اور اسلاف سے غداری کے مترادف نہیں؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

دانستہ اور جان بوجھ کر غیروں کا آلہ کار بن جانا اور صرف دنیاوی منفعت کی خاطر تعلیم کے معاملات میں سمجھوتا کر لینا قرآن و سنت، آئینِ پاکستان اور ملک و ملت و اسلاف سے غداری ہی کے مترادف ہے، اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اس کی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔

ضمنی: کیا اس طرح کے لوگ مسلمانوں کے حاکم بننے کے لائق ہی؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

اس طرح کے لوگوں کے پاس حکمرانی کا کوئی جواز موجود نہیں۔

ضمنی: تعلیمی نظام کو غیر ملکی مداخلت سے کس طرح محفوظ رکھا جائے؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

ایسے حکمرانوں اور دیانت دار لوگوں کا انتخاب کیا جائے جو ملک اور مذہب سے پیار کرنے والے اور کسی قسم کا سمجھوتا نہ کرنے والے ہوں جن کی ترجیحات میں دین اور اخلاق شامل ہوں جو اسلاف کے کارناموں سے واقف ہوں جو نڈر، بہادر، ڈٹ جانے والے، فیصلہ ساز، حکمتِ عملی سے لبریز ہوں اور جن کے پیشِ نظر دنیاوی منفعت نہیں بلکہ اللہ کی رضا ہو۔

سوال نمبر 6: اسلامی اور اخلاقی حوالے سے تربیت یافتہ اساتذہ کے فقدان کو کس طرح دور کیا جائے؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

اساتذہ کی تربیت کے لئے ماہرین کی نگرانی میں ایک مثالی اسلامی اور اخلاقی نصاب مرتب کیا جائے، با قاعدگی سے اخلاقی اور اسلامی مواد کے مطالعے کی دورانِ تدریس بھی نگرانی کی جائے، اساتذہ کو اسباق کے ساتھ اسلامی اور اخلاقی تربیت

پہنچانے کاعادی بنایاجائے اوراچھی کارکردگی کامظاہرہ کرنے والے اساتذہ کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔

ضمنی: والدین اوراسکول کس طرح بچوں کی اسلامی اوراخلاقی تعلیم وتربیت میں اپنا کرداراداکرسکتے ہیں؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

تربیت کی بنیادی ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے والدین کو چاہیے کہ گھر میں اسلامی اور اخلاقی تربیت کا ایسا شاندار ماحول ترتیب دیں کہ باہر کا معاشرہ بچوں کو گمراہ نہ کر سکے ،بچوں کی تمام سرگرمیوں پر نظررکھی جائے،اچھے اخلاق والے بچوں کے ساتھ دوستی کی اجازت دی جائے، جتنا ممکن ہو بچوں کے ساتھ باہر جائیں،میڈیااور سوشل میڈیا کے حوالے سے نگرانی رکھی جائے۔بچوں کی اسلامی اوراخلاقی تربیت کے لئے باقاعدہ ٹیوٹرہائرکیاجائے اور سزاوجزاکااہتمام بھی کیاجائے۔

اسکول کابنیادی مقصد ہی معاشرے کو ایسے افراد مہیا کرنا ہے جو تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ تربیت یافتہ بھی ہوں۔اگراسکول جیسے مقام پر بھی بچے اخلاق واداب نہ سیکھ پائیں توایسی تعلیم کوکوئی فائدہ نہیں۔لہذا اسکول کی انتظامیہ کوچاہیئے کہ اسکول کے نصاب میں اسلامی اوراخلاقی تعلیم وتربیت کا بھی اسی طریقہ سے اہتمام کریں جس طرح ہم سائنس وکمپیوٹر کوپڑھایاجاتاہے۔اس کے ساتھ اسکول کے نصاب میں بچوں کو باقاعدگی کے ساتھ اچھے اسلامی مدارس کادورہ کرایاجاناشامل کیاجائے تاکہ وہ اسلامی اوراخلاقی تربیت کو باقاعدہ عملی نمونہ بھی دیکھ سکیں اس کے علاوہ ماہرین سے اسکولوں کے لئے اسلامی اوراخلاقی حوالے سے تجاویز لیتے رہیں۔

ضمنی: اسلامی اوراخلاقی تعلیم وتربیت میں فقدان اور منفی رجحان کے حوالے سے میڈیاکاکیاکردار ہوناچاہیے؟اور میڈیااس حوالے سے کس قسم کا کرداراداکررہاہے؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

اسلامی اوراخلاقی تعلیم وتربیت کے حوالے سے میڈیاایک بہت اہم ذریعۂ ابلاغ میں سے ایک ہے۔الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے ہم اپنے اسلاف کے کارناموں اوران کے کردار کو عوام کے ذہنوں میں راسخ کرسکتے ہیں۔اچھائی کابدلہ اور برائی

کاانجام دکھا کر بچوں کو اچھائی اور برائی میں فرق کرنااور انتخاب کرنے کا اہل بنا سکتے ہیں۔اسی طرح اسلامی اسکالرز کے لیکچرز کے ذریعے سے بچوں کے اخلاق،عادات واطوار،تہذیب و تمدن کو بہتر بنا سکتے ہیں،بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ اس دور میں میڈیا سب سے اہم تعلیمی ذریعہ بن گیا ہے تو بے جانہ ہو گا۔لیکن بد قسمتی سے میڈیا اپنا مثبت کردار ادا کرنے کے بجائے منفی کردار ادا کرنے میں پیش پیش ہے۔معاشرے میں فحاشی و عریانی اور بے حیائی،اسلامی تعلیمات سے نفرت اور غیر اسلامی تہذیب و تمدن کی چاہت پیدا کرنے میں میڈیا اور سوشل میڈیا اپنا بھرپور کردار ادا کر رہا ہے جو پاکستانی قوم کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔

ضمنی: کیا مدارس،مساجد،علمائے کرام اور دیگر مذہبی عوامل کی جانب سے اس سلسلے میں تسلی بخش کردار ادا کیا جارہا ہے؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

انفرادی طور پر تو کچھ مذہبی عوامل اس حوالے سے ایک موثر کردار ادا کر رہے ہیں لیکن مجموعی طور پر مذہبی کردار تسلی بخش نہیں ہے،اس حوالے سے من حیث القوم انتہائی کوشش کی ضرورت ہے اپنے تمام تر لسانی و مسلکی مفادات سے بالا تر ہو کر علمائے کرام اور مذہبی جماعتیں تعلیمی اداروں کے ساتھ مل کر اس اہم مسئلے کے حل کے لئے اقدامات کر سکتی ہیں۔

سوال نمبر 7:مغربی نظریات پر مبنی مواد،طریقہ تدریس اور نصاب (METHODOLOGY)(CONTENT),(CURRICULUM)کو اسلامی نظریات کے تابع کرنے کے سلسلے میں کیااقدامات کئے جانے چاہیئں؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

اس مسئلے کے حل کے لئے ماہرین کی خدمات حاصل کرنے کی ضرورت ہے ان ماہرین میں مذہبی اور دنیاوی علوم وفنون کے ماہرین سے مدد حاصل کی جاسکتی ہے اور مغربی نظریات پر مبنی تمام تر مواد کو باآسانی اسلامی نظریات کے تابع بنایا

جاسکتا ہے جس کی بدولت ہم جدید علوم وفنون کو اسلامی انداز میں دنیا میں فروغ دے سکتے ہیں۔

سوال نمبر8: معاشرتی بے راہ روی کی روک تھام کے لئے کیا جنسی تعلیم کو عام کرنے علاوہ اور کوئی طریقہ کار نہیں اگر ہے تو وہ کیا ہونا چاہیے ؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

جنسی تعلیم کو ہر گز تعلیمی نصاب کا حصہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسے گھر والوں کے سپرد کر دینا چاہیے اور والدین و سرپرستوں کی اچھے انداز میں تربیت کرنی چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو کس طرح جنسی ہراساں و تشدد سے بچانے میں کامیاب ہوں۔ تعلیمی نصاب میں جب جنسی مواد کو شامل کیا جاتا ہے تو اس سے اصلاح کے بجائے مزید بگاڑ پیدا ہوتا ہے ،مزید بے راہ روی اور بے حیائی میں اضافے کا امکان ہوتا ہے جو ہماری مذہبی و معاشرتی اقدار و روایات کے خلاف ہے۔اور اگر مغرب کی فرمائش پر جبراً ایسا کیا جارہا ہے تو یہ سو فیصد بے حیائی اور عریانی پھیلانے کے زمرے میں آئے گا اس کی روک تھام کے سلسلے میں والدین اور معاشرے کے اکابرین کو اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال نمبر9: کیا(پرائمری تا گریجویشن) کا موجودہ اسلامیات کا نصاب اتنی صلاحیت رکھتا ہے کہ پاکستانی طالبِ علم اسلامی نمائندگی اور اسلامی نظریات کے دفاع کا حق ادا کر سکیں؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

بالکل نہیں۔ ہمارے یہاں اسلامیات کو اسکول و کالج کی سطح پر برائے نام پڑھایا جاتا ہے اور نصاب میں جب اسے امتحانی حوالے سے شامل کر دیا جاتا ہے تو بچے صرف یاد کرنے ،رٹنے اور اچھے نمبر حاصل کرنے کی حد تک اسے پڑھتے ہیں اس سے زیادہ بچوں کو اسلامیات سے کوئی شغف نہیں رہتا الّا ماشاءاللہ۔ لہذا اگر ہمیں بچوں کی اسلامی اور اخلاقی بنیادوں کو مضبوط بنانا ہے تو پھر اسلامیات کو امتحانی نصاب سے علیحدہ کر کے اخلاقی نصاب کے ضمن میں لازمی تعلیم کے حوالے سے پڑھانا ہوگا۔

ضمنی: کیا قومی سطح پر ایسا نصاب مرتب کرنے کی ضرورت ہے جس میں دینی اور دنیاوی علوم و فنون یکجا ہوں اور اس "پاکستانی نظامِ تعلیم" کو اسلامی تعلیمات کی تائید حاصل ہو اور ہر طرح کہ ادارے کے لئے نافذ العمل ہو؟

حاصل شدہ جوابات کا خلاصہ:

بالکل، قومی سطح پر ایک ایسے نصاب کی اشد ضرورت ہے جس میں تمام علوم و فنون کی آمیزش پائی جاتی ہو جس کو پڑھنے کے بعد ہمارے بچے دینی اور دنیاوی دونوں حوالوں سے پختہ ہوں، وہ مغرب کے فلاسفرز کے نظریات کے ساتھ ساتھ اسلامی نظریات سے بھی واقف ہوں اور اسلامی عقائد و نظریات کا دفاع کرنا بھی جانتے ہوں۔ نہ صرف اپنی بلکہ آنے والی نسلوں کے ایمان اور اسلام کی پختگی ان بچوں کی گھٹی میں شامل ہو۔

سوال نمبر10: اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحان کے خاتمے کے لئے آپ مزید کیا تجاویز دیں گے؟

- نظامِ تعلیم میں بہتری
- نصاب بنانے والوں کی سوچ میں تبدیلی
- علمائے دین سے رہنمائی
- دینی و دنیاوی علوم میں رابطہ
- اساتذہ کے تربیتی پروگرامز
- والدین کی تربیت کے پروگرامز
- میڈیا کی کنٹرولنگ اور درست استعمال کا فروغ۔
- تربیت کو تعلیم کا لازمی جز بنانا۔
- اخلاقیات پر عمل درآمد۔

تحقیقی سفارشات
RECOMMENDATIONS

اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحان کے مسئلے کے حل کے لئے تحقیقی سفارشات درج ذیل ہیں۔

- قومی سطح پر ایک ایسے نصاب کو نافذ کرنے کی ضرورت ہے جس میں دینی اور سائنسی علوم و فنون یکجا ہوں جہاں سے فارغ التحصیل طالبِ علم دینی اور دنیاوی دونوں علوم پر دسترس اور مہارت رکھتے ہوں۔
- اساتذہ کی اسلامی اور اخلاقی تربیت کے لئے باقاعدہ کورسز اور پروگرامز منعقد کئے جائیں اور اسلامی و اخلاقی تربیت کو ٹیچنگ پروفیشن کا لازمی حصہ بنایا جائے۔
- والدین کی تربیت کے لئے بھی نصاب میں پروگرامز رکھیں جائیں تاکہ گھر جا کر بھی بچے کی اسلامی و اخلاقی تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری رہے۔
- اسکولوں کو دینی مدارس کے ساتھ وابستہ کیا جانا چاہیے تاکہ انہیں دینی تعلیم و تربیت کا عملی نمونہ دیکھنے اور اس کا تجربہ کرنے کا موقع میسر آئے۔
- اسلامیات کے مضامین کو نمبر حاصل کرنے کے لئے مطالعہ کیا جانے کی مہلک مرض سے دور کیا جائے۔
- اسلامی اور تاریخی رول ماڈلز اور ہیروز کی سیرت کو عام کرنے کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جائیں۔
- غیر اسلامی ماحول اور لٹریچر پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور اسلامی تہذیب و تمدن اور اسلامی و اخلاقی لٹریچر کو عام کیا جائے۔
- نصاب میں شامل ایسا مواد جو اسلامی عقائد و نظریات اور بنیادی اسلامی و اخلاقی تعلیم و تربیت کے منافی ہو اسے تعلیمی اداروں سے فوراً دور کیا جائے اور اس کا متبادل تلاش کیا جائے۔
- ملکی و غیر ملکی ایسی مداخلت جو اسلامی تعلیم و تربیت پر اثر انداز ہوتی ہو اس پر مکمل پابندی ہونی چاہیے۔
- تعلیمی اداروں میں جنسی تعلیم کے فروغ پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور اس کے شعور کے لئے والدین کو تربیت دی جائے۔

- تعلیمی اداروں کو منشیات وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے بھرپور اقدامات کئے جائیں۔
- نظریہ پاکستان اور اسلامی فلسفۂ حیات پر کسی قسم کا کوئی سمجھوتا نہیں ہونا چاہیے۔
- اسلامی واخلاقی تعلیمات کے فروغ کے سلسلے میں جدید ٹیکنالوجی کا جس قدر استعمال ممکن ہو اسے اپنایا جائے۔
- اسلامی واخلاقی تعلیمات کے منافی میڈیا وسوشل میڈیا کے فروغ کی روک تھام کی جائے بلکہ میڈیا کے ذریعے اسلامی واخلاقی تعلیم وتربیت کو عام کرنے میں معاونت لی جائے۔
- اسلامی واخلاقی تعلیم وتربیت کے فروغ کے سلسلے میں جدید اسلامی دنیا میں جو طریقے کار رائج ہیں ان سے بھرپور معاونت حاصل کی جانی چاہیے۔
- طالبعلموں کو موجودہ جدید دور کے درپیش مسائل، چیلنجز، اسلامی پروپگینڈا اور اسلاموفوبیا سے آگاہ رکھا جائے اور ان مسائل سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت پیدا کی جائے اور طلباء کے کردار کی اہمیت کو واضح کیا جائے۔
- اسلامی عقائد ونظریات کی حفاظت اور فروغ کے لئے اسکول، کالج اور یونیورسٹی لیول پر طالبِ علموں کی بزمیں اور انجمنیں تیار کی جائیں اور اس کے لئے باقاعدہ ادارے قائم کئے جائیں۔
- اسلامی واخلاقی مقاصد کے حصول کی جانچ پڑتال کے لئے باقاعدہ قومی وصوبائی ادارے قائم کئے جائیں جو دینی وسائنسی علوم وفنون کے مراکز کی آزمائش وجانچ کا سلسلہ جاری رکھیں۔
- اسلامی واخلاقی تعلیم وتربیت کے فروغ کے لئے ایک جدید ریسرچ سینٹر قائم کیا جائے جس میں ماہرین کی تحقیقات کی مدد سے اسلامی واخلاقی تعلیم وتربیت کے مسائل کے حل کے لئے سفارشات مرتب کی جائیں۔

BIOGRAPHYOF REPONDENTS

جواب دہندگان کا بائیوڈیٹا

RESPONDENTNO:1 BIODATA FORM

Name: Dr. Syed Nawaz-ul-Huda

Gender: Male Age: 45 Years

Marital Status: Married **Language:** Urdu

Qualification: M.Sc (Geography) , PhD (Geography)

Qualified from: Federal Urdu Uni of Arts, Science and Technology

Profession: GIS Analyst ,DAWNGIS

Designation: GIS Analyst

Experience As: GIS Analyst, Ass Professor, Geographer(BPS-17)

Other Exp (if any) Lecturer,Journal editor,Research Article Reviewer

Achievments (if any) :Introduced Media and Electoral GIS, Census(C-GIS), Field Observation and Surveys, President Of Urdu Geographer Association, Awarded By HEC " Support to Scientific Talent".

Any Aciticities (i.e, Social/Polotical/Religious):NA-243Candidate(2018)

Province: Sindh **City:** Karachi

Other Information: No

Interview Date: 7th July 2019 **Day:** Sunday

Interview Questions: 10 **Time duration:** 45 Mints

Conducted by: Fahad yasir

RESPONDENTNO:2 BIODATA FORM

Name: Dr. Atif Aslam Rao

Gender: Male **Age:** 45 Years

Marital Status: Married **Language:** Urdu

Qualification: M.A (Islamic studies) , PhD (Islamic learning)

Qualified from: University Of Karachi

Profession: Teaching

Designation: Assistant Professor (UOK)

Experience As: Lecturer, Ass Professor

Other Exp (if any) Journal Editor, Research Article Writer, Book writer

Achievments (if any) :1st Position award against Seerat e Rasool thesis Conducted by Federal Government 2019.

Any Aciticities (i.e, Social/Polotical/Religious): No

Province: Sindh **City:** Karachi

Other Information: No

Interview Date: 10th Sep 2019 **Day:** Tuesday

Interview Questions: 10 **Time duration:** 45 Mints

Conducted by: Fahad yasir

RESPONDENTNO:3 BIODATA FORM

Name: Qazi Naeem Alam

Gender: Male **Age:** 50 Years

Marital Status: Married **Language:** Urdu

Qualification: M.Sc (Physics) ,(M.Ed), M.Phil (Education)

Qualified from: U.O.K, Indus University, DIHE

Profession: Teaching, Administration, Management

Designation: Principal (The Smart College)

Experience As: Lecturer ,Teacher (25 Years)

Other Exp (if any) Management (15 Years)

Achievments (if any) : Not Mention

Any Aciticities (i.e, Social/Polotical/Religious):NO

Province: Sindh **City:** Karachi

Other Information: No

Interview Date: 6th Nov 2019 **Day:** Wednesday

Interview Questions: 10 **Time duration:** 45 Mints

Conducted by: Fahad yasir

RESPONDENTNO:4 BIODATA FORM

Name: Muhammad Abdul Naim Ansari

Gender: Male **Age:** 77 Years

Marital Status: Married **Language:** Urdu

Qualification: B.A(Islamic Ideology, Civics, Economy)

Qualified from: U.O.K

Profession: Technical, Management

Designation: Retired Projects Manager(57 Years of Service)

Experience As: Engineering Supervisor

Other Exp (if any) Telex maintenance Chief and Sales Support

Achievments (if any) :Built a test equipment machine in telegraphy.

Any Aciticities (i.e, Social/Polotical/Religious): Islamic Lecturer

Province: Sindh **City:** Karachi

Other Information: No

Interview Date: 7th Dec 2019 **Day:** Friday

Interview Questions: 10 **Time duration:** 45 Mints

Conducted by: Fahad yasir

RESPONDENTNO:5 BIODATA FORM

Name: Ali Arshad

Gender: Male **Age:** 50 Years

Marital Status: Married **Language:** Urdu

Qualification: M.Sc (Chemistry)

Qualified from: University Of Karachi

Profession: Teaching

Designation: Senior Lecturer

Experience As: Teacher (25 Years)

Other Exp (if any) Books Writing

Achievments (if any) No

Any Aciticities (i.e, Social/Polotical/Religious): No

Province: Sindh **City:** Karachi

Other Information: No

Interview Date: 21 Dec 2019 **Day:** Saturday

Interview Questions: 10 **Time duration:** 45 Mints

Conducted by: Fahad yasir

A SURVEY FOR RESEARCH STUDY

TOPIC

پاکستانی نظام تعلیم میں اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحان کا تحقیقاتی مطالعہ

سوال نمبر1: اسلامی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحانات کی کون کون سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔(نشاندہی کریں)

(1)فرسودہ برطانوی نظام تعلیم (2) نااہل حکمران (3)غیر ملکی این جی اوز (4)غیر تربیب یافتہ اساتذہ

(5)والدین کی عدم توجہی (6)الیکٹرانک میڈیا (7)مذہبی عوامل (8)غیر اسلامی نصاب

سوال نمبر2: کیاآپ اس بات کو درست سمجھتے ہیں کہ ہمارے حکمرانوں کی ترجیحات میں دینی تعلیم کا فروغ شامل نہیں۔

(1)ہاں (2)نہیں (3)معلوم نہیں (4) کوئی رائے نہیں

سوال نمبر3:آپ اس بات سے کتنا اتفاق/اختلاف کرتے ہیں کہ پاکستان میں اچھی تعلیم کو صرف اچھے روزگار کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

(1) تھوڑا متفق (2)بالکل متفق (3)کوئی رائے نہیں (4)متفق نہیں (5)ہر گز متفق نہیں

سوال نمبر4: غیر اسلامی تہذیب اور کلچر پاکستانی نظام تعلیم کو کس حد تک متاثر کر رہا ہے؟

(1)تھوڑا بہت (2)بہت زیادہ (3)بالکل نہیں (5)کوئی رائے نہیں

سوال نمبر5: غیر ملکی اور غیر اسلامی نصاب ہمارے تعلیمی نظام کو کس حد تک نقصان پہنچا رہا ہے؟

(1)تھوڑا بہت (2)بہت زیادہ (3)بالکل نہیں (5)کوئی رائے نہیں

سوال نمبر6:اسلامی تعلیم و تربیت کے فقدان اور منفی رجحان کے حوالے سے والدین،اسکول اور معاشرہ میں سے کون زیادہ ذمہ دار ہے۔

(1)والدین (2)اسکول (3)معاشرہ (4) اسکول اور معاشرہ (5)تینوں (6)کوئی نہیں

سوال نمبر7: بچوں کی اصلاح، تعلیم اور تربیت کے حوالے سے اسکول اور کالج کے اسلامیات کے نصاب سے آپ کس حد تک مطمئن ہیں؟

(1) تھوڑا مطمئن (2) زیادہ مطمئن (3) غیر مطمئن (4) ہرگز نہیں (5) معلوم نہیں

سوال نمبر8: تعلیمی نظام کی بہتری میں کون کون سے عوامل رکاوٹ ہیں؟

(1) معاشرہ (2) سیاسی نظام (3) نااہل حکمران (4) غیر ملکی فنڈنگ (5) کوئی نہیں

سوال نمبر9: کیا پاکستان کے تعلیمی نظام میں غیر ملکی اور این.جی اوز کی مداخلت ہونی چاہیے؟

(1) ہونی چاہیے (2) نہیں ہونی چاہیے (3) مکمل پابندی ہونی چاہیے (4) معلوم نہیں

سوال نمبر10: اسلامی تعلیم و تربیت کے حوالے سے اساتذہ کے کردار سے کس حد تک مطمئن ہیں؟

(1) تھوڑا مطمئن (2) زیادہ مطمئن (3) غیر مطمئن (4) ہرگز مطمئن نہیں (5) کوئی رائے نہیں

سوال نمبر11: اسلامی تعلیم و تربیت کی بہتری کے لئے کیا ایک مضبوط اور موثر اسلامی نصاب مرتب کرنے کی ضرورت ہے؟

(1) بالکل ہے (2) نہیں (3) کوئی رائے نہیں

سوال نمبر12: اس مسئلے کے حل کے لئے (حکومت، تعلیمی ادارے، اساتذہ، والدین، معاشرہ) سب کو اپنا کردار ادا کرنا کتنا ضروری ہے؟

(1) تھوڑا بہت (2) بہت زیادہ (3) بالکل نہیں (4) کوئی رائے نہیں

سوال نمبر13: کن کن چیزوں کو تعلیمی نظام سے ختم کرنے کی ضرورت ہے؟

(1) فرسودہ تعلیمی نظام (2) تربیت یافتہ اساتذہ (3) غیر اسلامی نصاب (4) جنسی تعلیم (5) اسلامی تعلیمات

(6) کرپشن (7) غیر ملکی فنڈنگ (8) غیر اسلامی کلچر (9) ٹیکنالوجی (10) یکساں تعلیمی مواقع

سوال نمبر14: کن کن چیزوں کو تعلیمی نظام میں ضرور شامل ہونا چاہیے؟

(1)غیر ملکی فنڈنگ (2)معیاری اخلاقی نصاب (3) جنسی تعلیم (4)تربیت یافتہ اساتذہ (5) اسلامی کلچر کا فروغ

(6) یکساں تعلیمی مواقع (7)اسلامی اقدار (8) ٹیکنالوجی (9)تاریخی رول ماڈلز (10) نا اہل حکمران

سوال نمبر15: تعلیمی اداروں کی بنیاد اسلامی اور اخلاقی نصاب پر مبنی ہونی چاہیے یا غیر اسلامی نصاب اور غیر ملکی کلچر پر؟

(1)اسلامی و اخلاقی (2)غیر اسلامی و غیر ملکی کلچر (3)معلوم نہیں

Name____________________Cell No______________Parent/Teacher__________

REFERENCES

حوالہ جات

REFERENCES

(1)تعلیمات، مولوناسیدابوالاعلی مودودی، ہمارے نظامِ تعلیم کابنیادی نقص، صفحہ نمبر:4

(2) ***Qayyum,Saleem,Shezad,International Journal of Business, Economics and Management Works: Impact of Colonial Rule on Today's Educational System of Pakistan, Kambohwell Publisher Enterprises,ISSN: 2410-3500 Vol. 2, Issue. 9, PP. 51-58, Sept. 2015***

(3) ***Parveen,Rashid,Iqbal,khan: System and Reforms of Higher Education in Pakistan: International Journal of Business and Social Science Vol. 2 No. 20; November 2011***

(4) ***Ahmad Iqbal: Critical Analysis of the Problems of Education in Pakistan, International Journal of Evaluation and Research in Education (IJERE),Vol.3, No.2, June 2014, pp. 79~84 ISSN: 2252-8822 _ 79,Journal homepage: http://iaesjournal.com/online/index.php/IJERE***

(5)شاہنواز فاروقی، (نظامِ تعلیم کے بنیادی نقائص)جسارت اخبار اردو فرائڈے اسپیشل Web,http://fridayspecial.com.pk/2018/03/02/239318

(6)ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی(پاکستان کے نظامِ تعلیم میں غیر ملکی مداخلت)
Web, https://daleel.pk/2018/03/13/77910

(7)محمد نعمان الرب ارشد,(ہمارا نظام تعلیم۔اصلاح کے لئے چند تجاویز) ,نوائے وقت،25 جون 2018

(8)محمد نعیم،آرٹیکل،ہماری ویب ڈاٹ کام،23 ستمبر2016، موضوع(جنسی جرائم کے اسباب)

(9)مولانا ابو عمار زاھد الراشدی،روزنامہ اوصاف اسلام آباد،2 مئی 2018،قرآن کی تعلیم اور ریاستی نظامِ تعلیم

web, http://zahidrashdi.org/taleem

(10)لیاقت بلوچ،روزنامہ پاکستان،26 جنوری 2014،پاکستان میں تعلیم کے المیے کا حل

web,(https://dailypakistan.com.pk/26-Jan-2014/73202)

(11)ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی(پاکستان کے نظامِ تعلیم میں غیر ملکی مداخلت)
web, https://daleel.pk/2018/03/13/77910

(12)محمد رضوان سعید نعمانی،صفہ اسلامک ریسرچ سینٹر،مقاصدِ تعلیم میں ناکامی کے اسباب(www.suffahpk.com)

(13)محمد قطب،اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی،موجودہ نظامِ تعلیم سے اسلامی نظامِ تعلیم کی طرف

Web, http://irak.pk/islamic-education-system

(14)محمد نعمان الرب ارشد (نوائے وقت،25 جون 2018) (ہمارا نظام تعلیم ۔۔اصلاح کے لئے چند تجاویز)

(14)محمد قطب،اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی،موجودہ نظامِ تعلیم سے اسلامی نظامِ تعلیم کی طرف)

(15)ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی2018(پاکستان کے نظامِ تعلیم میں غیر ملکی مداخلت)

(16)(Article 2A: The Objectives Resolution, of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973

(17)Article 31(1): Islamic Way of Life, of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973

Article 31(2) (a) (b): Islamic Way of Life, of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973

(18)National Education Policy 2009, Ministry of Education Government of Pakistan, August 2009

(19)web, https://dailykhabrain.com.pk/2018/01/30/94419/

(20)Unique Notes-Educational Research pg-27

(21)(22)(Unique Notes-Educational Research pg80،50)

(23)(Unique Notes-Educational Research pg-27-28)